اسلامی اقدار کا نقیب

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

نگرانِ اعلیٰ

مولانا مفتی محمود

21/47



ہم ملک میں نظام مصطفےٰ نافذ کریں گے!

(ملتان کی ڈائری)

محمد زمان خان اچکزئی وزیر بلدیات کا دورہ کراچی

انٹرویو مولانا مفتی محمود، وفاق المدارس کا نتیجہ، طلبہ کی ڈائری، شہر شہر سے، دار العوام اور مسائل کے علاوہ دیگر دلچسپیاں

۲۴ تا ۳۰ نومبر ۱۹۷۸ء	شمارہ نمبر ۴۷	قیمت : ایک روپیہ

شکوہِ دیں کی علامت تھے حضرتِ عثمانؓ

[redacted]

بزمِ ارتقائے ادب فردوس کا (منقبتی مشاعرہ) جمعہ ۲۷؍اکتوبر ۱۹۸۱ء کو منعقد ہوا۔ ذیل کے اقتباسات صرف موصولہ کلام سے پیش کیے جاتے ہیں۔ صدارت کے فرائض دانش ندوی نے سرانجام دیئے!

جناب اشفاق صاحب میرٹھی

خدا کے دین کی طاقت تھے حضرتِ عثمانؓ — شکوہِ دیں کی علامت تھے حضرتِ عثمانؓ
جنہوں نے اہلِ مدینہ کو دیا سیراب — وہی تو مالکِ جنت تھے حضرتِ عثمانؓ
ملا تھا اوروں کو اعزاز ایک ہجرت کا — دو چند صاحبِ ہجرت تھے حضرتِ عثمانؓ

جناب ڈاکٹر شفیع اعجاز صاحب

کہا نبیؐ نے ید اللہ فوق ایدیہم — کہ ان کے ہاتھ میں دولت تھے حضرتِ عثمانؓ
ہر اک کے دکھ میں، مصیبت میں کام آتے تھے — تمام جود و سخاوت تھے حضرتِ عثمانؓ
خبر تھی ان کے ہلاکت کی بیعتِ رضواں — بڑے ہی صاحبِ عظمت تھے حضرتِ عثمانؓ

جناب محمد اشرف' الہ آبادی

ہر اک جہاد میں مال ان کا کام آتا تھا — فروغِ دیں کی دولت تھے حضرتِ عثمانؓ
رسولِ پاکؐ کے اسوے کا نقشِ ثانی تھے — کہ خوبیوں کی جماعت تھے حضرتِ عثمانؓ

جناب اعظمی صاحب رسولپوری

حسیں حیا سے عبارت تھے حضرتِ عثمانؓ — شبیہ شاہِ رسالتؐ تھے حضرتِ عثمانؓ
منافقوں نے انہیں جس گھڑی شہید کیا — سکون و صبر کی مورت تھے حضرتِ عثمانؓ
غریب و بیکس و مجبور و ناتواں کے لیے — خدا کی خاص عنایت تھے حضرتِ عثمانؓ
کسی کا ذکر ہی کیا، خود علیِ حیدرؓ کا — سکونِ قلب تھے، راحت تھے حضرتِ عثمانؓ
یقیں ہے اعظمی میرا، مرے بزرگوں کا — شکوہِ دیں کی علامت تھے حضرتِ عثمانؓ

جناب برگ یوسفی صاحب

خلوصِ دل کی علامت تھے حضرتِ عثمانؓ — متاعِ دین کی عظمت تھے حضرتِ عثمانؓ
وہی تھے جامعِ قرآن اور ذوالنورین — رسولِ پاکؐ کی عزت تھے حضرتِ عثمانؓ
جواب بھی مصحفِ ایثار سے عبارت تھے — اسی صحیفے کی آیت تھے حضرتِ عثمانؓ
قدم قدم پہ تھے آئینہ دارِ پیغمبرؐ — فروغِ شمعِ رسالت تھے حضرتِ عثمانؓ
نظامِ عالمِ امکاں کے تیسرے سورج — نگارِ طاقِ خلافت تھے حضرتِ عثمانؓ

مسلم کُش فسادات

پاکستان کے وفاقی وزیرِ اطلاعات و نشریات نے کراچی میں بھارت کے وزیرِ اطلاعات مسٹر ایل اے۔ ایڈوانی کو ایک ملاقات میں علی گڑھ (بھارت) کے مسلم کش فسادات پر پاکستان کی تشویش سے آگاہ کیا۔ مسٹر ایل۔ اے ایڈوانی کراچی میں ہونے والے کرکٹ میچ کے آخری دن کا کھیل دیکھنے آئے ہیں۔

یاد رہے کہ ۶ر اکتوبر کو بھارت کے مسلم اکثریت والے شہر علی گڑھ میں مسلم کُش فساد ہوا تھا۔ اس میں دس افراد ہلاک ہوئے تھے جن میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ فساد کے بعد علی گڑھ میں چوبیس گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ اس کے چند دن بعد ہی ۱۱ر اکتوبر کو جنوبی بھارت کے شہر اڈونی میں بھی فساد ہوا۔ اس میں چار مسلمان مبیّنہ طور پر ہندوؤں کے ظلم وستم کا نشانہ بنے، وہاں بھی کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

بھارت میں مسلم کش فسادات کوئی نئی بات نہیں ہے۔ آزادیٔ پاکستان کے وقت بھی ہندوؤں نے اپنی سیاسی شکست کا بدلہ لینے کے لیے لاکھوں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی تھی، لاکھوں کو بے گھر و بے در کیا، اور ان کی عزت و ناموس کے لٹیرے بنے۔ بھارت کے اخبارات و رسائل سے پتہ چلتا ہے کہ ۳۰ر سال گذرنے کے بعد بھی بھارت میں رہنے والے مسلمان اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے، حیکہ بھارت پاکستان کے ساتھ کیے گئے ایک معاہدے کے مطابق مسلمانوں کی عزت و آبرو اور جائداد کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ اس کے علاوہ بھارت کی ہر آنے والی حکومت اپنے آپ کو "سیکولر" (لامذہب) کہتی رہی ہے۔ معلوم نہیں ان فسادات کے بعد بھی بھارتی حکمران اپنے آپ کو "سیکولر" کس منہ سے کہتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بھارت کی یہ تام نہاد سیکولر پالیسی صرف اس کے آئین تک محدود ہے عملی طور پر اسکا فقدان ہے۔ بھارت میں مبیّنہ طور پر ہونے والے مسلم کش فسادات میں اب تک ہزاروں مسلمان شہید ہو چکے ہیں، کروڑوں روپے کی جائداد لوٹی جا چکی ہیں۔

مگر افسوس! اب تک بلوائیوں کے خلاف خاطر خواہ کارروائی نہیں ہوئی بلکہ الٹا مسلمانوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ جب بھی بھارتی حکومت نے ان مسلم کش فسادات کی تحقیقات کرائی ہے مسلمانوں ہی کو موردِ الزام ٹھہرایا اور قانون کی گرفت ہمیشہ مسلمانوں پر ہی سخت ہوتی ہے۔ ۱۹۶۹ء میں فسادات کی تحقیقات کے دوران بیس صحافیوں کیخلاف مقدمے قائم کیے گئے جن میں مسلمانوں کی تعداد سترہ تھی۔ بھارت میں ہونیوالے مسلم کش فسادات گو کہ بھارت کا اندرونی معاملہ ہے، اب جبکہ تمام دنیا میں نسلی امتیاز مذہبی اور لسانی تعصب کیخلاف تحریکیں چلائی جا رہی ہیں، بھارت میں مسلم کش فسادات ہر امن پسند کیلئے تشویش کا باعث ہیں۔ یہ فسادات بھارت کا اندرونی معاملہ ہونیکے باوجود ہم بھارتی حکومت سے انسانیت کے نام پر گذارش کریں گے کہ وہ بھارت میں مسلمانوں کیخلاف ظلم وستم بند کرانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات عمل میں لائے اور بھارت کی انتہا پسند جماعت آر۔ ایس۔ ایس کے اسلحہ بردار بلوائیوں کیخلاف جو اس فساد میں مبیّنہ طور پر ملوث ہیں، مناسب کارروائی کرے اور بھارتی مسلمانوں کو انکے جان و مال کی حفاظت کی یقین دہانی کرائی جائے۔ ہمیں امید ہے کہ بھارتی حکومت پاکستانی مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے بھارت میں رہنے والے مسلمانوں کو ہر قسم کا تحفظ مہیا کریگی۔ ہماری یہ گذارش بھارت کے وزیرِ خارجہ جناب اٹل بہاری باجپائی سے بھی ہے جو کہ خود جن سنگھی ہیں۔

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۴۷

جمعۃ المبارک ۲۴ر نومبر ۷۸ء ۲۲ر ذی الحجہ ۹۸ھ

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ
۴۵ ——— روپے
ششماہی
۲۳ ——— روپے
سہ ماہی ——— ۱۱/۵۰ روپے

فی پرچہ
قیمت ایک روپیہ

بیجے ان مطبوعات
جمعیت علماء اسلام پاکستان

عمران شاہ، کراچی ضلع غربی

جناب محمد زمان خان صاحب اچکزئی

وزیر بلدیات و دیہی ترقی کا دورۂ کراچی

جمعیت العلمائے اسلام سندھ کے امیر نے کراچی میں ایک استقبالیہ کمیٹی برائے وزراء قائم کی تھی۔ اس کمیٹی کے کنوینر حکیم جمال الدین اور مولانا عبدالرزاق عسیتریز، مولانا محمد ذکریا، مولانا غلام صمدانی، قاری شیر افضل، صوبیدار گل عنایت شاہ خٹک، حاجی محمد حسین کاپڑیا، عمران شاہ، رضا محمد بلوچ، سید رحیم اللہ شاہ اس کے ممبران ہیں۔ اس کمیٹی نے بڑی خوش اسلوبی سے تمام پروگراموں کو عملی شکل دی۔

۲۰ اکتوبر کو وفاقی وزیر بلدیات حاجی محمد زمان خان صاحب اچکزئی گوادر سے بذریعہ طیارہ شام ساڑھے چھ بجے کراچی ایئرپورٹ پر تشریف لائے تو جمعیت العلمائے اسلام اور قومی اتحاد کے رہنماؤں اور کارکنوں نے کثیر تعداد میں اپنے وزیر بلدیات کا خیر مقدم کیا۔ خان صاحب عام لوگوں میں گھل مل گئے۔ ہر عام و خاص نے اپنے وزیر سے ہاتھ ملایا اور نہایت ہی خوشی کا اظہار کیا۔ ایئرپورٹ سے جب نکلے تو گاڑیوں نے ایک جلوس کی شکل اختیار کرلی۔ یہ جلوس کا سماں قصر ناز پر ختم ہوا۔

پاکستان کی تاریخ میں شاید یہ پہلا دن تھا کہ آج قصرِ ناز کے دروازے ہر شخص کے لیے کھلے تھے۔ جو چاہے وزیرِ موصوف سے مل سکتا تھا . . . دوسرے دن صبح جناب حکیم جمال الدین کے گھر ناشتے میں شرکت کی۔

۲۱ اکتوبر کو صبح صوبائی سطح کے اعلیٰ حکام کی میٹنگ بلائی گئی تھی۔ محمد زمان خان صاحب نے صدارت کی اور افسران کو ہدایات دیں۔

شام کو انہوں نے لیاری کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کے مہتمم حافظ محمد اسماعیل کے ساتھ مدرسہ ہذا کے مختلف شعبوں کا دورہ کیا۔ حافظ محمد اسماعیل نے بتایا کہ یہ مدرسہ کراچی میں سب سے پہلا مدرسہ ہے جہاں پر انگریز سامراج کے خلاف جنگ لڑی گئی تھی۔ اس مدرسہ کے بانی مولانا محمد صادق مرحوم تھے۔ جنہوں نے اسلام کی سربلندی کے لیے دیوبند سے چلنے والی تحریکوں کو پروان چڑھایا۔

اس کے بعد کلری، بہار کالونی کا دورہ کرتے ہوئے جب شیر شاہ کالونی پہنچے تو بڑی تعداد میں لوگوں نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

بعد ازاں لوگوں کے بڑے اجتماع میں جمعیۃ العلمائے اسلام کراچی غربی کے سیکرٹری جناب عمران شاہ نے سپاسنامے کی صورت میں علاقے کے مسائل پیش کیے۔ چونکہ بلدیہ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر بھی تشریف لائے ہوئے تھے لہٰذا محمد زمان خان صاحب اچکزئی کے حکم پر انہوں نے لوگوں سے وعدہ کیا کہ وہ اس علاقے کے مسائل حل کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں گے۔

اس کے بعد خان صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ بلدیہ کراچی کے پاس وسائل کم ہیں اور مسائل زیادہ، مگر میری حکومت آپ کے تمام مسائل حل کرنے کی کوشش کرے گی۔ میں آپ کے تمام مسائل سے بخوبی واقف ہوں۔ اس سے پہلے کئی دفعہ میں آپ کے علاقے میں آیا ہوں۔ انہوں نے انتظامیہ کو متنبہ کیا کہ وسائل کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔ اور لوگوں کے مسائل کو حل کرنے میں دلچسپی لی جائے۔

بعد ازاں بلدیہ کالونی پہنچے۔ یہاں بھی بڑی تعداد میں لوگوں نے جناب کا استقبال کیا۔ مقامی قومی اتحاد کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ بعد میں جناب صوفی عبدالحنان صاحب نے تقریر کرتے ہوئے علاقے کے مسائل بیان کیے اور بلدیہ کالونی کے ساتھ ناانصافیوں کا ذکر کیا۔

صوفی صاحب کی تقریر کے بعد اچکزئی صاحب خطاب کے لیے تشریف لائے۔ اور لوگوں کے بڑے اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پیپلز پارٹی کے دورِ حکومت میں غریبوں کا نام تو استعمال کیا گیا مگر ان کے مسائل کے حل کے لیے عملی اقدامات نہیں کیے گئے۔ غریب، غریب تر اور امیر، امیر تر ہوتے گئے۔ ہم ماضی کی ناانصافیوں کو دہرانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ آپ کے مسائل کے حل پر پوری پوری توجہ دی جائے گی۔

اس کے بعد صوفی عبدالحنان کی جانب سے اہتمام کردہ عشائیہ میں شرکت کی۔

۲۲ اکتوبر کو علی الصبح بذریعہ طیارہ پنجگور روانہ ہوگئے۔ پنجگور اور پسنی کا مختصر دورہ کرنے کے بعد دوپہر بارہ بجے جب کراچی ایئرپورٹ پہنچے تو وہاں پر جمعیت کے مقامی راہنما جناب عمران شاہ سندھ

کے سیکریٹری جناب مولانا عبدالرزاق عزیز اور اطلاعات کے سیکرٹری جناب قاری شیر افضل خان نے ان کا استقبال کیا۔

بعد میں جمعیت العلمائے اسلام شیر شاہ کالونی کی شاخ کی طرف سے اہتمام کردہ دوپہر کے کھانے میں شرکت کی۔ اسی روز شام ۶ بجے عثمان آباد میں قومی اتحاد کے کارکنوں سے خطاب کیا۔

اخبارات میں یہ خبر چھپ چکی تھی کہ ۲۳ اکتوبر کو جناب محمد زمان خان صاحب "کے ایم سی" ہال میں کھلی کچہری میں عام لوگوں کی شکایات سنیں گے۔ لہذا اس دن "کے ایم سی" ہال شہریوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جس میں مختلف مکاتب فکر اور مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے علاوہ عام شہری کثیر تعداد میں موجود تھے۔

ساڑھے نو بجے جناب خان صاحب کے ایم سی ہال میں تشریف لائے تو شہریوں کے اس عظیم اجتماع نے نہایت ہی پرجوش انداز میں آپ کا خیر مقدم کیا۔ تلاوتِ قرآن پاک کے بعد جناب مولانا عبدالرزاق عزیز نے شہریوں کی جانب سے وزیر موصوف کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔

اس سپاسنامہ میں کراچی کے مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔ بالخصوص پانی کی کمی، صفائی کا ناقص انتظام، سڑکوں کی بدحالی اور بارشوں کے موسم میں سیلاب کے پانی کی روک تھام کے ناقص انتظام کا تذکرہ کیا۔

اس کے بعد شہریوں نے فرداً فرداً اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جن میں جناب محمد حسین کاپڑیا، اطہر قریشی، یوسف بلوچ، بیگم اختر سلیمان، ضیاءالدین بیگ، امان اللہ نیازی شامل ہیں۔ زیادہ تر لوگوں نے بلدیہ پر نکتہ چینی کی۔

ایڈمنسٹریٹر بلدیہ نے کہا کہ فنڈ کی کمی کی وجہ سے تمام کام بروقت نہیں ہو سکے۔ پچھلی حکومت نے "کے ایم سی" کا تمام فنڈ خرچ کر کے "کے ایم سی" کو مقروض کر دیا ہے۔

بعد ازاں وزیر موصوف نے شہریوں کے اس اجتماع میں سے ایک کمیٹی نامزد کی جو بلدیہ کے وسائل بڑھانے کے لیے سفارشات مرتب کرے۔ کمیٹی میں جناب عمران شاہ، مولانا محمد ذکریا، خلیل غزنوی، سید عبدالنعیم، یوسف بلوچ، محمد حسین کپاڈیا، ضیاءالدین بیگ، یوسف قریشی، اطہر قریشی اور بیگم اختر سلیمان کو شہریوں کی تجویز پر لیا گیا۔

آخر میں جناب محمد زمان خان صاحب اچکزئی نے شہریوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"بدعنوان سرکاری ملازمین کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا لیکن دیانتدار اور اہل سرکاری ملازمین کے حقوق اور ان کی ملازمتوں کو مکمل تحفظ دیا جائے گا" انہوں نے کہا:

"میں چاہتا ہوں کہ قائداعظم کے اس عظیم شہر کی حدود میں اسلامی فضا قائم ہو، فحش اور عریاں تصاویر کی نمائش ختم کی جائے۔ دو ماہ کی مدت میں شہر میں صفائی ہو۔ اسٹریٹ لائٹ فراہم کی جائے۔ کیچڑ اور گندگی کو صاف کیا جائے، سڑکوں کی مرمت کی جائے۔ پانی کی فراہمی اور گندے پانی کی نکاسی کا مناسب انتظام کیا جائے۔ عوام کی خدمت کی بجائے رشوت لینے والوں کو سزا دی جائے۔"

انہوں نے کہا یہ صحیح نہیں ہے کہ ہم با اختیار نہیں ہیں۔ ہم اسلام، ملک اور قوم کی خدمت کے لیے حکومت میں شامل ہوئے ہیں اور ہمارے نزدیک اہم مسئلہ ملک کی سالمیت ہے کیونکہ اگر ملک نہیں ہوگا تو جمہوریت کہاں نافذ ہوگی۔ ہم کرسی کے بھوکے نہیں ہیں اور ہم حکومت میں اس لیے شامل ہوئے ہیں کہ عوام اور حکومت کے درمیان رابطہ قائم ہو۔ اور ان دونوں کے درمیان خلا باقی نہ رہے، اور آپ کے مسائل بھی حل ہو سکیں۔ ہم حکومت میں اس لیے شامل ہوئے ہیں کہ اس ملک میں اللہ کا قانون نافذ ہو، کیونکہ مسائل حل کرنے کے لیے اللہ کے قانون کا نفاذ ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم منصفانہ انتخابات کرانے کے لیے حکومت میں شامل ہوئے ہیں اور یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جن حالات میں ہم نے حکومت سنبھالی ہے وہ پھولوں کی سیج نہیں بلکہ ہمیں ورثہ میں بے پناہ مسائل ملے ہیں لیکن انشاء اللہ ہم بہت جلد حالات پر قابو پا لیں گے۔

اسی روز شام کو آپ نے کراچی ضلع شرقی کا دورہ کیا۔ فیوچر کالونی میں جناب حضرت ولی صاحب نے مسائل پر مشتمل سپاسنامہ پیش کیا۔ یہاں پر بھی پانی کی کمی، صفائی کا ناقص انتظام اور ہسپتال کے عملے کی غفلت کی شکایات تھیں۔

وزیر موصوف نے فرمایا کہ تمام مشکلات دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے بعد ڈرگ روڈ تشریف لے گئے۔ جہاں پر قاری عبدالباسط نے سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں علاقے کے مسائل سے وزیر موصوف کو آگاہ کیا۔

امیر جمعیت العلمائے اسلام علاقہ شرقی مولانا غلام صمدانی نے حاجی محمد زمان خان کا شکریہ ادا کیا کہ آپ ہمارے پسماندہ علاقے میں تشریف لائے۔

رات کو جناب حکیم جمال الدین کے اہتمام کردہ عشائیہ میں شرکت کی۔ عشائیے کا اہتمام مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن میں کیا گیا تھا۔ جس میں مدرسے کے اساتذہ اور شہر کے معززین اور اراکین جمعیت العلمائے اسلام شریک ہوئے۔ نیو ٹاؤن آتے ہی آپ علامہ بنوری کے مزار پر تشریف لے گئے۔

بلدیہ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر کو آپ نے کہا کہ اس علاقے کا نام علامہ بنوری ٹاؤن رکھا جائے۔

۲۴ اکتوبر کو صبح ۹ بجے کے ڈی اے کے افسروں اور عوام کا ایک اجلاس ہوا۔ شہریوں کی جانب سے مولانا عبدالرزاق عزیز نے سپاسنامہ پیش کیا، جس میں خاص طور پر پانی کی کمی اور کئی ایسے منصوبوں کا ذکر تھا جو شروع تو کر دیئے جاتے ہیں مگر ادھورے ہی رہ جاتے ہیں۔

عوام نے بھی فرداً فرداً کے ڈی اے کی شکایت کی۔ اس کے بعد "کے ڈی اے" کے ذمہ دار افسر نے جواب دیا۔

آخر میں جناب محمد زمان خان صاحب اچکزئی نے خطاب کرتے ہوئے لوگوں کو یقین دلایا کہ ہم اس ملک کے عوام کی خدمت کرنے کے لیے دن رات محنت کر رہے ہیں کیونکہ ہم نے یہ کرسی عیش و عشرت کے لیے نہیں عوام کی خدمت کے لیے قبول کی ہے۔ اگر ہم نے عوام کی خدمت نہ کی تو یہ خیانت ہوگی۔ ہم نے خدا کے دین کی سربلندی اور سالمیتِ پاکستان کیلئے اس کرسی کو قبول کیا ہے۔

اسی روز ۳ سے ۵ بجے تک آپ نے کے ڈی اے سکیموں کا معائنہ کیا۔ پھر رات کو تھوڑی دیر کے لیے نشتر بستی تشریف لے گئے۔ اس کے بعد نیو کراچی



انٹرویو:۔ قاری نورالحق

مولانا مفتی محمود — صدر قومی اتحاد

حالاتِ حاضرہ پر تفصیلی بات چیت

پاکستان کی بنیاد لا الٰہ الا اللہ پر رکھی گئی۔ لیکن اس کے وجود میں آتے ہی اسے ایسی قیادت میسر آسکی جو اسے اس بنیاد پر پروان چڑھا سکے جس پر اسے تعمیر و تشکیل کیا گیا۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح جلد ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی نے اسلامی نظام کے سلسلے میں جو سہانے خواب دیکھے انہیں جلد ہی احساس ہوگیا کہ اس سرزمین پر ان کی زندگی میں نظامِ اسلامی کا نفاذ ممکن نظر نہیں آتا۔ وہ قائداعظم کی وفات کے بعد صرف مدارس عربیہ کے افتتاح دینی اجلاسوں میں حاضری اور مذہبی اجتماعات میں محض شرکت کے لئے رہ گئے۔ مغرب زدہ طبقے نے پاکستان کی سیاست کو کچھ اس طرح کنڈلی ماری کہ اسلام اور دین کی بات سننے کے لئے کان ترسنے لگے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ پاکستان بننے کے ایک دو سال کے اندر قرارداد مقاصد پاس کرنے کے لئے علامہ عثمانی کو چیلنج دینے پڑے۔ بڑی مشکل اور پس و پیش کے بعد یہ قرارداد پاس ہوئی۔ اس کے پاس ہونے پر کچھ اس قدر خوشی کا اظہار کیا گیا کہ جیسا ملک کے اندر اسلامی نظام کا نفاذ ہوگیا۔ ایک نظریاتی مملکت کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اعوان و انصار بھی نظریاتی ہوں۔ حکومت پر براجمان افراد اسی نظریہ سے نہ صرف منسلک ہوں بلکہ اس کے لئے شب و روز محنت سے کام کریں۔ کسی حکومت کی کامیابی کی سب سے بڑی ذمہ داری، ان افراد پر ہوتی ہے جن کے ہاتھ میں اقتدار کی باگ ڈور ہو۔

پاکستان ابتدا ہی سے مختلف سازشوں کا شکار ہوگیا۔ یہ ملک سازشی عناصر، اقتدار پرست، خود غرض اور مفاد پرست افراد کی زد میں آگیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام کی منزل دور ہوتی چلی گئی۔ اس کی جگہ غیر ملکی نظریات نے لے لی اور ایک اسلامی حکومت میں غیر اسلامی نظریات کی تبلیغ زور شور سے اور کھلم کھلا کی جانے لگی۔ ستم بالائے ستم یہ کہ اسلامی نظریات کی حامی جماعتیں باہم دست و گریباں ہوگئیں۔ کفر کے فتوے داغے جانے لگے۔ اس افراتفری کا نتیجہ وہی نکلنا چاہیے تھا جو عام طور پر اس قسم کی غلط کار اقوام کا نکلا کرتا ہے۔ ملک دو ٹکڑے ہوگیا۔ ملک کے دو ٹکڑے ہونے کے لئے انتہائی قومی، ملی، جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا جتنا کسی ملک کے حصول کی خاطر برداشت کرنا پڑتا ہے۔ تقسیم پاکستان کے نتیجے میں جو قیادت میسر آئی وہ اس لحاظ سے منفرد تھی کہ اس سے قبل اس قسم کی قیادت برسر اقتدار نہیں آئی۔ ۷۱-۱۹۷۰ء سے قبل جس جماعت نے اقتدار کی دہلیز پر قدم رکھا وہ زبانی طور پر بانیٔ اسلام کا دم بھرتی رہتی تھی، خواہ اس کا عمل و کردار اس کے قول سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔ ۱۹۷۱ء کی قیادت جو سابق مشرقی و مغربی پاکستان کو نصیب ہوئی۔ یہ قیادت کھلم کھلا قومیت، وطنیت، سوشلزم اور کمیونزم کی تبلیغ کرتی رہی اور اس کے لئے نیشنلائزیشن پر عمل شروع کر دیا۔ اسلامی اقدار کی تضحیک، علماء کی توہین، شعائر اسلام سے مذاق، مساجد و مقدس مقامات کی بے حرمتی اس کا شعار بن گئی۔ بے حیائی، عریانی، غنڈہ گردی، شراب و کباب کی محفلیں آراستہ کی جانے لگیں۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ ملک کا وزیر اعظم جلسہ عام میں شراب نوشی کا برملا اعلان و اظہار کرتا ہے تو قوم صرف مسکرا کر رہ جاتی ہے۔

خدائے غفور رحیم کو اس قوم پر دوبارہ رحم آیا کہ اس نے اسلام کی نام لیوا جماعتوں کو ہدایت دی کہ وہ پہلے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھی ہوئیں۔ ان کی دیکھا دیکھی سیاستدانوں نے بھی باہمی کھینچا تانی چھوڑ کر اتحاد قائم کر لیا اور اس اتحاد کی قیادت ایک مجلّی مصفّی مذہبی شخصیت کو سونپ دی گئی جس کا نام مفتی محمود ہے۔

مولانا مفتی محمود اس لحاظ سے پاکستان کی دوسری تاریخی شخصیت بن چکے ہیں جس کی قیادت پر پوری قوم متفق و متحد ہوگئی۔ پہلی شخصیت قائداعظم محمد علی جناح کی تھی جس پر مسلمانانِ ہند متفق ہوئے تھے اور انہوں نے اپنی منزل پاکستان حاصل کرلی۔ دوسری شخصیت مفتی محمود کی ہے جس پر پوری قوم متفق ہوگئی اور اپنی منزل (آمریت سے نجات) پالی۔ جس طرح قائداعظم حصول پاکستان میں کامیاب ہوگئے اسی طرح مفتی محمود صاحب آمریت سے نجات پانے تک کامیاب ہو چکے ہیں۔ قائداعظم کو ملک کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کے لئے قدرت نے مہلت نہ دی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو عمر طویل عطا فرمائے کہ وہ اپنی منزل کے دوسرے حصے (نظام مصطفیٰ) کے نفاذ کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ جس طرح قائداعظم کے مخالفین ان سے پاکستان کی تشکیل کا اعزاز چھیننا بھی چاہیں تو نہیں چھین سکتے بعینہٖ مفتی صاحب سے تحریک نظام مصطفیٰ کی قیادت کے تاج کو کوئی نہیں

چھین سکتا۔

مولانا مفتی محمود نے پاکستان کی سیاست میں بہت سی نئی چیزوں کا اضافہ کیا ہے۔ وہ ملک کی واحد سیاسی و مذہبی شخصیت ہیں جنہوں نے بیک وقت سیکولر اور اسلامی ذہن کی قیادت کی۔ اگر ایک طرف مسٹر عبدالولی خان انہیں اپنا سیاسی امام کہنے پر فخر محسوس کرتا ہے تو دوسری طرف میاں طفیل محمد اور مولانا شاہ احمد نورانی ان کی قائدانہ صلاحیتوں کے قائل نظر آتے ہیں۔ اگر ایک طرف مسلم لیگ کے صدر پیر پگاڑا شریف مفتی صاحب کی اصابت رائے اور حب الوطنی کے معترف ہیں تو دوسری طرف نوابزادہ نصر اللہ خان انکی دیانت و صداقت کی قسم کھاتے ہیں۔ اگر ایک طرف ایئر مارشل اصغر خان ان کی حق گوئی، بے باکی اور بے خوفی پر جان دیتے ہیں تو دوسری طرف خان محمد اشرف خان ان کے سیاسی تدبر اور جذبۂ جہاد پر قربان ہوتے ہیں۔

آج کے سیاستدان و مذہبی رہنما کل کے لئے سیاسی و مذہبی قائد کے بارے میں خواہ کچھ کہیں مگر سال ۱۹۷۷ء کے نو ماہ پاکستان کی تاریخ سے محو نہیں کئے جا سکتے اور یہ ۱۹۷۲ء کے نو ماہ (سرحد کی وزارت علیا) سے کہیں زیادہ تاریخی اہمیت کے حامل ہیں کہ ایک صوبے کو اسلام کا گہوارہ بنانے والا پانچ سال بعد ملک بھر میں توحید کے نغمے اور رسالت کے زمزمے گلی کوچوں میں گاتا پھرتا نظر آتا ہے۔ آج اسے متعصب مولوی، فرقہ باز مُلّا، ملک دشمن اور پاکستان کا مخالف کہنے والی جماعتیں کل اسے اپنا مسلمہ قائد کہتے ہوئے نہیں تھکتی تھیں۔ یہ فیصلہ قوم کرے کہ ان کی کل کی بات صحیح تھی یا آج کی بات صحیح ہے۔

مولانا مفتی محمود نے پاکستان کی جذباتی سیاست میں پہلی بار سنجیدگی، متانت، میانہ روی اعتدال و دوسروں کے جذبات کا احساس، رائے کا احترام، پیچیدہ مسائل کی گتھی سلجھانے اور الجھے ہوئے مسائل کو یقین کے ناخن تدبر سے سلجھانے، منطقی دلائل کی دوڑ میں مخالف کو پھنسانے اور پھڑپھڑاتے ہوئے دیکھ کر تبسم آمیز مسکراہٹ سے لطف اندوز ہونے کی جدید سیاسی تکنیک کا اضافہ کیا ہے۔ ہماری ان سے ملاقاتیں تو بہت ہوئی ہیں اور ہوتی ہیں مگر اب کی ملاقات صحافیانہ انداز میں پہلی مرتبہ ہوئی۔ ہم نے ان سے ایک صحافی ہونے کی حیثیت سے بات چیت کی۔

اور یہ بات چیت ان کے خاص پشتون ماحول میں ان کے کچے گھر میں چارپائی پر بیٹھ کر ہوئی۔ میرے ساتھ مولانا غلام ربانی صدر قومی اتحاد ضلع رحیم یار خاں اور علی گڑھ کے مشہور حق گو عالم دین مولانا محمد لقمان بھی تھے۔ میں نے دیکھا کہ ایک ایسا شخص جو مستقل مریض ہے مگر ملک کی مسیحائی کا کام کر رہا ہے۔ جس کے قلم کی اور زبان کی جنبش میں نہ صرف ملک کی سیاست مرتکز ہے بلکہ حکومت میں شامل وزراء کے مستقبل کا انحصار ہے۔ وہ چاہے تو ایک سیکنڈ میں ملک کے اندر سیاسی بحران پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی زبان سے نکلا ہوا ایک لفظ وزراء کو ان کے شاندار بنگلوں، کوٹھیوں اور آسائشوں سے محروم کر کے انہیں کچے پکے گھروں میں واپس لا سکتا ہے۔ اس کے سر کی ہلکی سی جنبش جنرل ضیاء الحق کے لئے سخت مشکلات کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کی ابرو کا اشارہ ملک کی قسمت کا دھارا بدل سکتا ہے وہ ایک ایسا فقیر لگ رہا تھا جس نے ڈیرہ اسمٰعیل خان سے ۳۰ میل دور ایک ایسی جگہ پر پڑاؤ ڈالا ہوا ہے جہاں پرندے کے لئے دانہ تک میسر نہ ہو۔ جہاں ایک عام آدمی کے لئے پہنچنا اس کے بس کی بات نہیں ہے۔ وہ چاہے تو سیاست کے پرسکون سمندر میں ایک ارتعاش پیدا کر سکتا ہے۔ موجوں میں تلاطم لہروں میں گڑبڑ پیدا کر سکتا ہے۔ وہ فون پر جنرل ضیاء سے لے کر ایک عام کارکن تک رابطہ قائم کئے ہوئے ہے۔ وہ آج کے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے لے کر ایک عام آدمی تک سے عید کی مبارکباد وصول کر رہا ہے۔

مولانا مفتی محمود سے میرا پہلا سوال یہ تھا کہ اختلاف (اپوزیشن) سے نکل کر اقتدار پر فائز ہو جانے سے آپ کس قسم کی تبدیلی محسوس کر رہے ہیں؟

ان کا جواب تھا کہ میں کسی قسم کی تبدیلی محسوس نہیں کرتا البتہ ذمہ داریوں کا بوجھ کچھ اسقدر میرے اور میرے رفقاء کے کندھوں پر آن پڑا ہے کہ اس سے میں اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ بوڑھا اور تھکا ہوا محسوس کرتا ہوں۔ مجھے شب و روز اس بات کا کھٹکا رہتا ہے کہ اگر خدانخواستہ قومی اتحاد ان مقاصد کو حاصل کرنے میں ناکام ہو گیا جن کے حصول کی خاطر بادلِ ناخواستہ حکومت میں شمولیت کی کڑوی گولی نگل چکا ہے تو ملک کا کیا بنے گا، قوم کا کیا ہو گا۔

خاص طور پر ایسے گھمبیر حالات میں جب کہ بدترین دشمن ملک کی سرحدوں پر ہمیں للکار رہا ہے اور سرحدوں کے آس پاس بڑی تیزی کے ساتھ نقل و حرکت میں مصروف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اپوزیشن کی قیادت کے وقت رات کو چند گھنٹے نیند کے مزے لے لیتا تھا، اب وہ سکون وہ آرام جا چکا ہے۔ میں مایوس نہیں ہوں اور سخت سے سخت حالات میں بھی ہمیشہ پُرامید رہتا ہوں۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ ہم نے ملک کے خطرناک حالات کو دیکھ کر اپنی ساری سیاسی زندگی کو داؤ پر لگا دیا ہے اور ایک غیر نمائندہ حکومت میں شمولیت کی ہے۔

ہمارے وہ دوست جو آج ہمیں اقتدار پرست کرسی کا بھوکا اور نامعلوم کن کن القابات سے نوازتے ہیں ہمارے ماضی کو سامنے رکھیں کہ

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا
تمہیں یاد ہو، کہ نہ یاد ہو

کہ ہم نے ماضی میں اقتدار کو کس طرح لات ماری ہے۔ اور اب مجھے ذاتی اقتدار تو نہیں ملا جو شخص ذاتی اقتدار کو دوسروں کی خاطر قربان کر سکتا ہے اور ان لوگوں کی خاطر جو آج ہمیں اقتدار کا بھوکا قرار دے رہے ہیں تو اس کے لئے مارشل لاء کے زیر سایہ اقتدار میں کیا جاذبیت ہو سکتی ہے بہرحال میں جس قدر ذہنی کیفیات سے دوچار ہوں اس کا اندازہ وہی شخص لگا سکتا ہے جو ذمہ داری کو ذمہ داری محسوس کرتا ہو۔

میں نے دوسرا سوال کیا کہ مفتی صاحب، آپ اس بات سے یقیناً اتفاق کریں گے کہ جنرل ضیاء الحق اور آپ کے پاس مسٹر بھٹو کی پروردہ نوکر شاہی ہے آپ جن مقاصد کی کامیابی چاہتے ہیں وہ ان حالات اور نوکر شاہی کی موجودگی میں کیونکر ممکن ہے؟

مفتی صاحب نے جواب دیا کہ یہ حقیقت ہے کہ بھٹو کی نوکر شاہی سے ہمیں واسطہ پڑا ہے۔ ہم اس بارے میں تمام عوامل و خطرات سے آگاہ ہیں اور ایک ایسا لائحہ عمل اور منصوبہ ہمارے پیش نظر ہے کہ اس قسم کی رکاوٹوں کو یا اس کی راہ میں حائل پتھروں کو دور کیا جا سکے گا۔ میری تجویز یہ ہے کہ سیاستدانوں کی نسبت نوکر شاہی کا سخت احتساب کیا جائے۔ یہ سیاست دانوں کو نئی نئی راہیں سمجھاتا ہے اور انہیں زیر کر کے اپنی من مانی کرتی ہے قومی اتحاد کے وزراء ان تمام باتوں سے واقف ہیں ہم سختی سے ان کا احتساب کریں گے اور انتخاب سے پہلے ان سے نجات حاصل کریں گے۔

سوال:۔ یہ فرمائیے کہ نظام مصطفےٰ کے نفاذ کے سلسلے میں آپ کب بنیادی اصولوں کو وضع کر کے قوم کو کسی خوشخبری سے ہمکنار کر سکیں گے؟

جواب:۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ ستمبر کے اواخر یا اکتوبر کے شروع میں دو فیصلے کرنے ہیں۔ جن کے لئے قومی اتحاد کی جنرل کونسل کا اجلاس بلایا جا رہا ہے۔ ایک تو صوبوں میں حکومتیں قائم کرنا ہے جن کے بغیر مارشل لاء حکومت کے زیر سایہ سویلین حکومت کا قیام بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے، کیونکہ نوے فی صد عوام کے کام صوبوں میں انجام پاتے ہیں۔ اگر صوبوں میں حکومت کا قیام تاخیر سے کیا گیا تو اس سے نہ صرف سیاسی فضا مکدر رہو گی بلکہ لوگوں کے مسائل بڑھ جائیں گے اور وہ چونکہ حل نہیں ہو سکیں گے اس لئے وفاقی کابینہ کے ناکام ہونے کے خطرات پیدا ہو جائیں گے۔

دوسرا مسئلہ اسلامی نظام حکومت کے بنیادی اصول وضع کر کے اور اسلامی مشاورتی کونسل کی سفارشات کو سامنے رکھ کر انہیں آخری شکل دے کر اس کے نفاذ کا مسئلہ ہے۔ اتحاد کے اس اجلاس میں قومی اتحاد کے مرکزی وزراء بھی شامل ہوں گے۔ اور یہ اجلاس ۱۸ ستمبر کو لاہور میں طلب کر لیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں مرکزی وزراء سے حلفی بیان بھی لیا جائے گا جس کے تحت اسلامی نظام کے نفاذ، ملکی سالمیت کے علاوہ قومی اتحاد اور متعلقہ جماعت کے حکم پر اپنے اپنے استعفے دے سکیں گے۔ قوم ہم پر اعتماد کرنا چاہیئے کہ عنقریب انشاء اللہ انہیں خوشخبری سنائی جائے گی ہمیں شہداء کے خون کا احساس ہے۔ ان کے مقدس خون کے چھینٹے ہمیں ہر وقت نظر آتے ہیں، یتیم بچوں کے رونے، بیوہ بہنوں کی آہیں اور بیٹیوں کی سسکیاں ہمیں ہر وقت سنائی دیتی ہیں۔ ہم نے نہ پہلے کبھی سودا کیا ہے اور نہ کبھی سودا کریں گے۔ سودا اس چیز کا ہوتا ہے جس کا کوئی بدل ہو سکتا ہو۔ شہداء کے خون کا بدل کائنات کے کسی خزانے میں ممکن نہیں ہے۔ اس لئے عوام کو ہم پر کامل بھروسہ کرنا چاہیئے ہم ان کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائیں گے۔

سوال:۔ مفتی صاحب یہ فرمائیے کہ این۔ ڈی۔ پی اور ولی خان نے جو طرز عمل اختیار کیا ہوا ہے۔ یہ طرز عمل کن راہوں کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ کیا ایسا محسوس نہیں ہوتا کہ این۔ ڈی۔ پی کی سیاست کا سرکش اونٹ ولی خان کے ہاتھ سے نکل چکا ہے اور ولی خان انتخابی سیاست سے مایوس ہو چکا ہے۔ صرف پرانے دوستوں کی ہاں میں ہاں ملانے پر مجبور ہے۔؟

جواب:۔ مولانا مفتی محمود اس سوال پر سنجیدہ ہو گئے اور ان کے چہرے کے نقوش بتا رہے تھے کہ پرانے دوستوں کے بارے میں ماضی کی یادیں ابھر رہی ہیں۔ کئی لہریں اٹھیں اور بیٹھ گئیں۔ مفتی صاحب کا شگفتہ چہرہ اچانک سنجیدہ ہو گیا۔ پہلے لیٹے ہوئے تھے اب وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور میرے سوال کا جواب دینا شروع کیا کہ دیکھئے! مجھے ذاتی طور پر این۔ ڈی۔ پی کے دوستوں کے رویے کا سخت افسوس ہے کہ قومی اتحاد سے نکلنے کے لئے جو انہوں نے بہانا تراشا ہے اس کا کوئی اخلاقی اور قانونی جواز نہیں ہے ان کا فیصلہ یہ تھا کہ اگر قومی اتحاد میں شامل جماعتیں با مقصد اور با اختیار حکومت میں شامل ہو جائیں تو ہم حکومت میں شمولیت اختیار نہیں کریں گے البتہ قومی اتحاد میں بدستور شامل رہیں گے لیکن اچانک مسٹر شیر باز مزاری اقتدار پرستی کا طعنہ دیتے ہوئے قومی اتحاد سے نکل گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت این۔ ڈی۔ پی کی قیادت نئے اور جذباتی لوگوں کے ہاتھ میں ہے ولی خان نے حالات سے مجبور ہو کر یا تو ہتھیار ڈال دیئے ہیں یا ملکی سیاست میں دلچسپی لینی چھوڑ دی ہے۔ اگر این۔ ڈی۔ پی کے یہی شب و روز رہے اور جذباتی سیاست چھائی رہی تو اس سے سنگین نتائج بھی نکل سکتے ہیں۔ اس قسم کی سیاست کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ اب این۔ ڈی۔ پی انتخابی سیاست ترک کر چکی ہے اور انقلابی سیاست کی راہ پر چل نکلی ہے۔ اس نئی راہ پر چلنے کے پیچھے کون سے سیاسی و عمرانی عوامل کارفرما ہو سکتے ہیں عام مبصر کے لئے اس کی تہہ تک پہنچنا چنداں مشکل نہیں ہے۔ ویسے میں جب تک ولی خان سے بات چیت نہ کروں اس وقت تک این۔ ڈی۔ پی کے آئندہ عزائم کے بارہ میں یقین سے کوئی بات نہیں کر سکتا۔

سوال:۔ مفتی صاحب! پچھلے دنوں اخبارات میں بیگم نسیم ولی خان کا یہ بیان کہ این۔ ڈی۔ پی کا پیپلز پارٹی سے اتحاد ہو سکتا ہے' اس بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟

جواب:۔

جواب: اس سوال کا تفصیلی اور صحیح جواب تو این۔ ڈی۔ پی کی قیادت ہی دے سکتی ہے کہ کن عوامل نے این۔ ڈی۔ پی کو پیپلز پارٹی کے ساتھ اتحاد قائم کرنے کی راہ دکھائی ہے۔ میرے نزدیک یہی وہ جذباتیت ہے جو آج کی این۔ ڈی۔ پی کی قیادت پر مسلط ہے ورنہ پیپلز پارٹی کی سب سے بڑی شکار گاہ خود اس پارٹی کے سب رہنما رہے ہیں؟ آج پیپلز پارٹی سے اتحاد کے خواب دیکھے جا رہے ہیں۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر این۔ ڈی۔ پی کے موجودہ رہنماؤں نے پیپلز پارٹی سے اتحاد قائم کر لیا تو اس اتحاد میں پارٹی کے رہنما یقیناً شامل ہوں گے مگر پارٹی ورکر ہمارے ساتھ ہوں گے۔

سوال :- مفتی صاحب یہ فرمائیے کہ وفاقی کابینہ نے پہلے اجلاس میں جو آئندہ فصل میں پیدا ہونے والی گندم کے بھاؤ میں یکدم آٹھ روپے کے اضافے کا اعلان کیا ہے جس سے عوام میں سخت بے چینی اور ہیجان پیدا ہوگیا ہے۔ اس کا تدارک آپ نے کیا سوچا ہے؟

جواب :- مفتی صاحب نے جواباً فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون سے عوامل تھے جو اس اضافے میں منتج ہوئے تاہم میں بات کروں گا کہ اس اضافے کو فوراً واپس لیا جائے اور عوام کو نہ صرف گندم، آٹا سستا مہیا کیا جائے بلکہ روزمرہ کی ضروری اشیاء نہایت سستے داموں مہیا کرنے کے انتظامات کیے جائیں۔ پچھلے دنوں میرے پاس گھی ملز کے سابق مالکان آئے اور انہوں نے پیشکش کی ہے کہ اگر انہیں گھی ملیں واپس کردی جائیں تو وہ گھی کی قیمت کو سوا آٹھ روپے فی سیر تک لا سکتے ہیں اور چھ ماہ بعد مزید پچیس پیسے کی کمی کرنے کی بھی یقین دہانی کراتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس قسم کے جذبۂ حب الوطنی کا مظاہرہ کیا جائے تو ضروریاتِ زندگی سستے داموں مہیا کی جاسکتی ہیں۔ دراصل بیوروکریٹ نے ملک کا دیوالیہ نکال دیا ہوا ہے اور ان کی خواہش ہے کہ موجودہ مارشل لاء حکومت کو بھی ناکام بنا دیا جائے۔ اور اب سویلین حکومت کے ماتھے پر بھی ناکامی کا سیاہ داغ مل دیا جائے۔ اس کے لئے چوکنا اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ میں یقیناً چاہوں گا کہ محب وطن عناصر اور ماہرین زراعت و معاشیات آگے آئیں اور ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

سوال :- مفتی صاحب! قومی اتحاد اور جنرل ضیاء الحق کے مابین جو مذاکرات ہوئے ہیں وہ کامیاب ہوئے ہیں جبھی تو آپ نے حکومت میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے لیکن اس قسم کے اعلانات کہ آئندہ اکتوبر ۷۹ء تک انتخابات ہوں گے، آپ یا آپ کے رفقاء کر رہے ہیں مگر ضیاء الحق نے اس قسم کا کوئی اعلان نہیں کیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب :- نہیں ایسا نہیں ہے۔" مفتی صاحب نے جواب دیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے مذاکرات کے دوران ہمیں یقین دلایا ہے کہ حکومت مارچ ۷۹ء تک انتخابات کے لئے تیار ہوگی مارچ ۷۹ء کے بعد وفاقی کابینہ اس امر کی مجاز ہوگی کہ وہ کب تک انتخابات منعقد کراتی ہے۔ اس لئے انتخابات کے بارے میں صرف دوسری طرف سے یکطرفہ اعلان غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ ہم نے حکومت میں شمولیت کا پروگرام ہی اس وقت بنایا جب ہمیں انتخابات کے بارے میں قطعی سال اور عرصہ بتایا گیا تھا۔

سوال :- یہ فرمائیے کہ مارچ ۷۹ء کے بعد اگر ملک کے حالات خراب ہوجائیں یا سرحدوں کی حفاظت کا ہنگامی مسئلہ پیدا ہوجائے تو اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا اور کیا انتخابات وقت پر کرائے جاسکیں گے؟

جواب :- کل کے حالات کے بارے میں کوئی بات یقینی نہیں کہی جاسکتی۔ اگر حالات اچانک غیر یقینی صورت اختیار کر لیتے ہیں تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ ان سے نمٹنے کے لئے کیا صورت اختیار کرتی ہے۔ اس لئے ہم تمام سیاسی جماعتوں اور ملک کے تمام محب وطن لوگوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ملک کے حالات کو بگاڑنے کی بجائے سدھارنے اور انہیں نارمل رکھنے کی کوشش کریں۔ ملک میں امن و امان کی ذمہ داری صرف حکومت پر نہیں ہوتی بلکہ حکومت اور عوام دونوں کی ذمہ داری ہے۔ اگر خدانخواستہ ملک کے اندر کسی طرح سے بدامنی اور انتشار کی مہم شروع کی گئی یا حالات خراب کردیئے گئے اور ان حالات کے نتیجے میں انتخابات ملتوی کرنا پڑے تو اس کی ذمہ داری ان افراد یا جماعتوں پر ہوگی جو ایسے حالات پیدا کرنے کا باعث بنیں گے۔ ہم نے ذمہ داری کے ساتھ یہ اعلان کیا ہے اور جناب جنرل ضیاء الحق نے بھی بارہا اعلان کیا ہے کہ وہ انتخابات مقررہ میعاد کے اندر کرائیں گے اور وہ اپنے اس عہد پر قائم ہیں۔

سوال :- مفتی صاحب یہ فرمائیے کہ ہمارے پڑوسی افغانستان و ایران کے حالات دگرگوں ہیں۔ کیا کمیونزم ہماری سرحدوں پر دستک دے رہا ہے۔ آپ اس سے متفق ہیں۔ اسی دوران جنرل ضیاء کا دورہ بھی ان دونوں ممالک کا ہوا ہے۔ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب :- اس میں شک نہیں کہ ہمارے پڑوسی اور مسلم ممالک کے حالات دگرگوں ہیں۔ صدر داؤد کے بعد غیر ملکی مداخلت اور روس کا براہ راست ملوث ہونا اب ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔ لیکن جیسا کہ میں نے افغانستان کے انقلاب کے وقت کہا تھا کہ افغانستان کے عوام جن کی اکثریت مذہبی ہے۔ وہ کمیونزم کو اپنے ملک میں نہیں چلنے دیں گے۔ چنانچہ وہی ہوا جس کا خطرہ تھا۔ افغانستان میں انقلاب کے وقت سے لے کر آج تک ایک دن کے لئے بھی امن قائم نہیں ہوسکا۔ انقلاب در انقلاب آچکا ہے۔ بانی انقلاب اور اس کا گروپ اب زیر حراست ہے۔ قبائلی ابھی تک لڑائی لڑ رہے ہیں۔ افغانستان کے صدر جناب نور محمد ترکئی انقلاب کے وقت سے لے کر آج تک کسی غیر ملکی دورے پر نہیں جاسکے۔ یہی حال ایران کا ہے۔ افغانستان میں غیر ملکی مداخلت کے بعد اب توسیع پسندانہ عزائم کی تکمیل جب ہی ہوسکتی ہے جب خلیج فارس کے ساحلوں تک رسائی حاصل کی جائے۔ اسی لئے ایران میں اپنی پسند کا انقلاب لایا جانا ضروری ہے۔ ایران میں جو تحریک شروع ہوئی اس کی پشت پر ابتداءً کوئی بیرونی طاقت کارفرما نہیں تھی بلکہ ایک خالص مذہبی تحریک تھی۔ شیعہ طبقہ کے علماء شاہ ایران پر ناراض تھے۔ وہ ایران کو ایک مذہبی شیعی ریاست کے روپ میں دیکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ اس تحریک کی باگ ڈور ایک شیعہ عالم آیت اللہ شریف کے ہاتھ میں تھی۔ بعد میں وہ عناصر بھی شامل ہوگئے اور شاہ کے خلاف ایک زبردست قوت کا مظاہرہ ہونے لگا۔ ہم اہل پاکستان، افغانستان اور ایران کے حالات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں

رہ سکتے۔ ان حالات میں جنرل ضیاء الحق کا افغانستان و ایران کا دورہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ افغانستان نے انقلاب کے وقت سے ہی دونوں ممالک کے دوران "نزاعی مسئلہ" کی نشاندہی شروع کر دی تھی۔ اسی طرح ایران کے حالات ابتر سے ابتر ہوتے جا رہے تھے۔ ایک پڑوسی ملک کیسے خاموش رہ سکتا ہے۔ جنرل ضیاء کے دورے سے دونوں ممالک کے تعلقات یقیناً نارمل ہوں گے اور اس کے اثرات بتدریج نمایاں ہوں گے۔

سوال:۔ مفتی صاحب! قومی اتحاد کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے۔ جبکہ تین ستارے ٹوٹ چکے ہیں۔ چوتھا ستارہ مائل بہ پرواز ہے اور پانچواں عملی طور پر علیحدہ ہو کر آزاد کشمیر میں احتساب کی زد میں ہے۔

جواب:۔ قومی اتحاد کے بارہ میں آپ غلط فہمی کا شکار ہیں۔ قومی اتحاد آج بھی ایک قوت اور حقیقت کا نام ہے۔ سیاسی سرگرمیاں کھلنے کی دیر ہے۔ ہر جماعت کو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے گا۔ جو جماعتیں علیحدہ ہو چکی ہیں، ان کے کارکن نالاں ہیں اور قومی اتحاد میں شامل جماعتوں میں شمولیت کے لئے پر تول رہے ہیں۔ صوبہ سرحد سے خطوط آئے ہیں کہ وہ مری جانے پر این۔ ڈی۔ پی کو چھوڑ کر جمعیت میں شمولیت کے لئے تیار ہیں۔ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ اب این۔ ڈی۔ پی سابقہ نیپ، سرحد میں ۷۰ء کے انتخاب جتنی تین قومی اسمبلی کی سیٹیں بھی حاصل نہیں کر سکے گی۔ ہمارے بارے میں قومی اتحاد سے نکلنے والی جماعتیں جس لب و لہجہ پر بات کر رہی ہیں ہم نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا اور نہ دینا چاہتے ہیں لیکن ہم اپنے کارکنوں کو کب تک روکے رکھیں گے۔

ہم سب کے لئے بہتر یہ ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں رہتے ہوئے ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے کی بجائے ملک و قوم کی خدمت کریں کیونکہ ہم کافی عرصہ تک ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے رہے ہیں اور اچھی طرح ایک دوسرے کو جانتے اور پہچانتے ہیں۔ ابھی تک عوام کے سامنے نو جماعتوں کے لیڈروں کے اکٹھے ہاتھوں کے فوٹو موجود ہیں جس میں اکٹھا رہنے اور مل جل کر نظام مصطفےٰ کے مقاصد کو کامیاب کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا تھا۔ ہم آج بھی دل کی گہرائیوں سے اپنے "ناراض بھائیوں" کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ آئیں اور ہم سے ملیں۔ ہمیں ہماری کوتاہیوں سے باخبر کریں اور ملک و ملت کی مل جل کر خدمت کریں۔

بشکریہ "آذان" ملتان

بقیہ: وزیر بلدیات

تشریف لائے یہاں پر جمعیت العلمائے اسلام کے دفتر کا معائنہ کیا۔ اس کے علاوہ لوگوں کے مسائل سنے اور موقعہ پر آرڈرز کیے۔

رات کو کھانے کی دعوت سید عبدالقدیم آغا کی طرف سے تھی۔ آج ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ہم کراچی میں نہیں بلکہ بلوچستان میں ہیں۔ کافی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ کھانے کے بعد سب سے پہلے عبدالقدیم آغا نے اپنے ساتھیوں سمیت جمعیۃ العلماء اسلام میں شرکت کا اعلان کیا۔

اس کے بعد سید عبدالنعیم آغا، امیر علی خان، سید حاجی دین محمد کربلا، عبدالشکور، پیر علی زئی، عبدالہادی خان اچکزئی، حاجی سعید اللہ جان نے اپنے ہزاروں ساتھیوں کے ساتھ جمعیت العلمائے اسلام میں شرکت کا اعلان کیا۔ انہوں نے جناب مولانا مفتی محمود اور حضرت مولانا عبداللہ درخواستی کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

جمعیت کراچی کافی عرصہ سے دفتر سے محروم تھی حاجی محمد زمان خان صاحب اچکزئی نے میری ویدر ٹاور کے قریب دفتر کا افتتاح کر کے یہ کمی پوری کر دی۔

میرا سفر ہے بساط فلک سے مرقد تک
اتر رہا ہوں میں شام و سحر کے زینے سے
دانش

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا نتیجہ

اس سال وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق انیس مدارس فوقانیہ کے ۳۹۶ طلباءُ نے سالانہ امتحان دورۂ حدیث شریف منعقدہ شعبان ۱۳۹۸ھ میں شرکت کی جن میں ۷ طلباء نے صحیح بخاری کا ضمنی امتحان دے کر کامیابی حاصل کرلی۔ ایک طالب علم ضمنی امتحان میں ناکام رہا۔ باقی ۳۸۸ طلباء نے پوری دس کتب حدیث کا امتحان دیا۔ ان میں سے ۹۴ طلباء درجہ علیا میں، ۱۲۶ طلباء درجہ وسطیٰ میں اور ۹۵ طلباء درجہ ادنیٰ

طالب علم مولوی سعید الرحمن ولد شاہ نور افغانی رول نمبر ۱۰۱ نے ۶۰۰ میں سے ۵۰۱ نمبر حاصل کرکے اوّل نمبر میں کامیابی حاصل کی۔ جامعہ علوم اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی ۵ کے مولوی اجمل خان ولد صاحبزادہ کوہاٹی رول نمبر ۲۳ نے ۶۰۰ میں سے ۴۹۹ نمبر حاصل کرکے دوم نمبر میں اور اسی مدرسہ کے مولوی مسعود احمد ولد محمد الیاس کراچی ۵، رول نمبر ۲۳۵ نے ۴۸۴ نمبر حاصل کرکے سوم نمبر میں کامیاب ہوئے۔ ہم ان نوجوان فضلاء اور اہل مدارس کی

میں کامیاب ہوئے اور ۲۳ طلباء اگرچہ مجموعی طور پر کامیاب ہیں مگر چھ طلباء کو صحیح بخاری اور ۱۸ طلباء کو جامع ترمذی کا امتحان آئندہ سال پاس کرنے کے بعد سند فراغت دی جائے گی۔ ۵۵ طلباء امتحان میں ناکام رہے۔ دو طلباء کا نتیجہ موقوف ہے۔ ۱۶ طلباء غیر حاضر رہے۔

مجموعی نتیجہ ۷۵ فی صد رہا

مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے

خدمت میں اس شاندار کامیابی پر ہدیۂ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

(مولانا) محمد ادریس
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان
ملتان

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱	احمد سلطان	المولوی عبداللطیف	۳۲۰	وسطی
۲	امیر جان	تل خان	۳۰۴	〃
۳	امین الحق	حبیب الحق	—	موقوف
۴	احمد	الحاج محمد	—	〃
۵	امین الحق	محمد حسین	۲۷۸	ترمذی
۷	اسلام بادشاہ	فضل الرحیم بادشاہ	۳۱۱	وسطی
۸	بادشاہ گل	اواز گل	۳۷۸	علیا
۹	بہرام جان	مشہد جان	۳۴۶	وسطی
۱۰	بخت عالم	عبدالقادر	۳۵۷	〃
۱۱	بادشاہ محمد	خانزادہ	۳۲۸	〃
۱۲	جان محمد	عبدالرشید	۳۳۷	〃
۱۳	جان محمد	محمد اکرم	۴۰۷	علیا
۱۴	جان محمد	بادشاہ خان	۳۱۸	وسطی
۱۵	چاند بادشاہ	شہزادہ	۳۲۰	
۱۶	حسن محمد	عبدالمجید	۲۸۶	بخاری
۱۷	حضرت علی	المولوی عبدالمنان	۴۰۶	علیا
۱۸	الحافظ خلیل الرحمن	جعفر خان	۳۹۱	〃
۱۹	خان محمد	صالح محمد	۳۱۴	وسطی
۲۰	شائستہ محمد	نور محمد	۳۲۱	〃
۲۱	دریاب خان	الحاج گل باقی	۴۱۱	علیا
۲۲	ذبیح الدین	المولوی سراج الدین	۳۳۵	وسطی
۲۳	روح الامین	فضل واحد	۳۱۸	〃
۲۴	رحیم گل بادشاہ	تنگی باباجی صاحب	۲۷۷	ادنی
۲۵	رحمان الدین	علم دین	۳۲۸	وسطی
۲۶	رحمت اللہ	معف اللہ	۳۰۸	〃
۲۷	زلفی خان	جمعہ خان	۳۱۰	〃
۲۸	سید جلال الدین	عبدالحنان	۳۶۹	علیا
۲۹	سعدالدین عرف ملنگ جان	محمد شینا	۳۲۰	وسطی
۳۱	سید مصلح الدین	سید محمد ایوب شاہ	۲۶۸	ادنی
۳۲	ستید احمد	خدائے نظر	۲۵۳	ترمذی
۳۳	سید سیف الرحمن	عبداللہ شاہ	۲۵۷	ادنی
۳۴	سبحان اللہ	فصیح اللہ	۳۴۳	وسطی
۳۵	سید محمد	ملا محمد عمر	۳۹۵	علیا
۳۶	سید گلاب	طاؤس خان	۲۸۲	ادنی

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۳۸	سید محبوب شاہ	سید عبدر شاہ	۳۳۲	وسطی
۳۹	سعید محمد	شمس الحق	۲۵۰	ادنیٰ
۴۰	شاکر اللہ	غلام اللہ	۲۴۶	〃
۴۱	شاہ جہان شاہ	سید نقاب شاہ	۲۶۰	علیا
۴۲	شہباز خان	جمروز خان	۳۹۲	〃
۴۳	شیر زمان	غلام محمد	۲۹۷	ادنیٰ
۴۴	شمس الحق	عبد الرحمن	۳۰۲	وسطی
۴۵	صاحبزادہ	عبد الواحد	۲۴۴	ادنیٰ
۴۶	عبد الحق	المولوی عبد القہار	۴۴۱	علیا
۴۷	عبد الاحد	ملا نظر محمد	۳۸۱	〃
۴۸	عبد الکریم	فتح محمد خان	۲۵۷	بخاری
۴۹	عبد الوارث	محمد سلام	۴۳۰	علیا
۵۰	عبد الغفور	ملا جان محمد	۲۹۸	ادنیٰ
۵۱	علی گل خان	فیگل	۲۵۵	بخاری
۵۲	عبید اللہ	میر جان	۳۰۷	وسطی
۵۳	عبد القیوم	شیر جان	۳۶۱	علیا
۵۴	عبد العلیم	میر علم خان	۳۳۶	وسطی
۵۵	عبد الحق	المولوی عبد الصمد	۲۵۴	ادنیٰ
۵۶	عبد المستعان عرف مسبب علیخان	رسول خان	۳۳۷	وسطی
۵۷	عبد الحق	صاحب الحق	۳۶۴	علیا
۵۸	عبد الرحمن	حکیم جان	۳۵۳	وسطی
۵۹	عبد الکریم	سیف الدین	۳۱۰	〃
۶۱	عبد الرحمن	آغہ محمد	۳۴۱	〃
۶۲	عبیدی محمد	سیف الدین	۳۱۰	〃
۶۳	عبد الرحیم	عبد الغفور	۲۸۹	ترمذی
۶۴	عبد الصبور	المولوی عبد الحق	۴۰۶	علیا
۶۶	عید مرجان	ملک محمد جان	۳۴۱	وسطی
۶۷	عبد المنان	عبد الکریم	۳۳۴	〃
۶۸	عبد الصمد	زمان خان	۳۴۷	〃
۶۹	عبد اللہ	ملا اللہ داد	۳۴۳	〃
۷۰	عبد الغفور	غلام ولی	۲۹۵	ادنیٰ
۷۱	عبد الرحیم	فضل رحیم	۳۹۳	علیا
۷۲	عبد الرزاق	عبد الشریف	۳۱۵	وسطی
۷۳	عبد القادر	گل محمد	۲۴۴	ترمذی
۷۴	الحافظ عین الدین	محمد امین معروف جٹائی خان	۲۵۴	〃
	عثمان الدین	المولوی محمد عزیب	۳۴۰	وسطی

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۷۶	غلام حیدر	عبد الرحمن	۳۱۳	〃
۷۷	غلام محمد	محمد ایاز	۲۵۰	ادنیٰ
۷۸	فضل الرحمن	مولانا المفتی محمود	۴۲۸	علیا
۷۹	فتح خان	کبیر خان	۳۳۲	وسطی
۸۰	فضل اللہ	محمد جان	۲۵۷	ادنیٰ
۸۱	فاتح شاہ	سیدان شاہ	۲۹۹	〃
۸۳	فضل کریم	محمد	۲۷۲	〃
۸۵	فلاح الدین	المولوی عبد الستار	۲۸۶	〃
۸۶	فضل حق	الحاج سمیع الحق	۳۳۱	وسطی
۸۷	فضل قیوم	محمد اسماعیل	۲۴۰	ادنیٰ
۸۹	گل ثواب خان	حاتم گل	۲۵۶	〃
۹۰	گلاب دین	میاں زیور شاہ	۲۹۷	〃
۹۱	گوہر الرحمن	محمد رسول	۲۷۱	ترمذی
۹۲	گل محمد	المولوی یار محمد	۲۷۸	ادنیٰ
۹۳	محمد میر گل	الحاج فیض محمد	۲۹۵	〃
۹۴	مولی جان	نظر جان	۳۳۴	وسطی
۹۵	مقدم جان	شولی ملا	۳۶۱	علیا
۹۶	محمد وزید	المولوی عبد الخالق	۳۹۰	〃
۹۷	محمد اسلم	سید عبد الحکیم	۴۰۳	〃
۹۸	محمد یار	تنگی باباجی صاحب	۲۷۷	ادنیٰ
۹۹	محمد خان	میرہ خان	۳۱۴	وسطی
۱۰۰	محمد غنی	السید عبد الحکیم	۳۰۹	〃
۱۰۱	محمد عمر	شراف الدین	۳۲۷	〃
۱۰۲	محمد ابراہیم	المولوی عبد العلیم	۴۱۱	علیا
۱۰۴	محمد احسان اللہ	حنیف اللہ	۳۳۹	وسطی
۱۰۵	محمد گل	صاحب گل	۳۵۳	〃
۱۰۶	محمد دین	ملا فضل الرحمن	۳۵۱	〃
۱۰۷	سعید الرحمن	شاہ نور	۵۰۱	علیا
۱۰۸	میر حمزہ	محمد ہارون	۲۴۹	ادنیٰ
۱۰۹	محمد عارف	گلاستہ خان	۳۱۵	وسطی
۱۱۰	محمد نسیم	محمد نائب	۲۵۳	ادنیٰ
۱۱۱	محمد طاہر	ملا راز محمد	۲۹۶	〃
۱۱۲	خائستہ گل	سیدا گل	۲۶۴	〃
۱۱۳	محمد سلیم	ککو	۲۴۶	بخاری
۱۱۴	میر عجم خان	نظام گل	۲۴۴	ترمذی
۱۱۶	محمد دراز	شیر علی	۳۰۴	وسطی
۱۱۸	نقل الدین	سر بلند	۳۴۷	〃

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۱۹	نذیر احمد	زین الحق	۴۲۵	علیا
۱۲۰	نور محمد	المولوی عبدالاحد	۳۰۵	وسطی
۱۲۱	نظام الدین	ملانا در	۲۷۳	ادنی
۱۲۳	نور الہی	فضل الہی	۳۰۴	وسطی
۱۲۵	وزیر محمد	ستیر دل	۲۴۵	ادنی
۱۲۶	محمد رحیم	عبداللہ جان	۳۶۱	علیا
۱۲۷	یار محمد	بلوک	۲۷۴	ادنی
۱۳۰	محمد	علیم سید	۳۷۰	علیا
۱۳۳	نبی اکرم	ولی محمد	۲۴۷	ادنی
۱۳۴	محمد نواب	میر قلم	۳۹۰	علیا
۱۳۵	رحیم گل	شکور گل	۳۹۸	″
۱۳۷	عبدالغفور	عبدالقادر	۲۷۴	ادنی
۱۳۸	عبدالسلام	حشمت علی خان	۳۳۲	وسطی
۱۳۹	نذیر احمد	فقیر محمد	۳۰۶	″
۱۴۰	حمید اللہ	محمد گل	۳۸۲	علیا
۱۴۱	ریاض اللہ	ملک در رحم	۳۶۲	″
۱۴۶	عزیز الرحیم	المولوی فتح الرحیم	۴۰	ضمنی بخاری

دارالعلوم سرحد پشاور

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۴۷	شمس الدین	عبداللہ	۲۶۸	ادنی
۱۴۸	سراج الدین	وطن خان	۳۳۰	وسطی
۱۵۰	ظہیر الاسلام	احمد سید خان	۲۵۸	ادنی
۱۵۱	مختار احمد	ثناء اللہ	۲۹۶	″
۱۵۲	عبدالجلال	مفتی عبدالحمید	۲۸۵	″
۱۵۵	محمد کریم شاہ	مومن خان	۲۴۲	بخاری
۱۵۶	محمد اعظم	زیارت گل	۲۴۷	ادنی
۱۵۸	شمس الاسلام	المولوی کرم بان	۴۰۵	علیا
۱۵۹	ہدایۃ الحق	محمد حق	۳۴۵	وسطی
۱۶۰	ضیاء الحق	المولوی سمیع الحق	۳۷۰	علیا
۱۶۱	عبدالستار	محمد یحییٰ	۳۵۷	وسطی
۱۶۲	امان اللہ	طور گل	۳۰۸	وسطی

دارالعلوم سرحد پشاور

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۶۴	سعد اللہ جان	عطاء اللہ	۲۹۲	ادنی
۱۶۵	ہجوم خان	عبدالحکیم	۲۸۸	″

حمایت الاسلام غلجی کنڈ رخیل

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۶۹	صفی اللہ شاہ	المولوی سید محبوب شاہ	۳۰۸	وسطی
۱۰۷	فیض الرحمن	نور الرحمن	۲۴۴	ادنی

دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۷۵	حمد اللہ	محمد اللہ	۲۴۵	ادنی
۱۷۹	عباد اللہ	علم داد	۲۶۰	″
۱۸۱	عبدالوہاب	محمد گل	۲۵۳	″
۱۸۲	عبدالرحمن	خالد خان	۳۱۵	وسطی
۱۸۳	عبدالکریم	عبداللہ	۲۴۶	بخاری
۱۸۴	عبدالرقیب	بسم اللہ جان	۲۵۶	ترمذی
۱۸۵	عزیز اللہ	عبدالجبار عرف میزئے	۲۴۰	ادنی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی ۵

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۹۰	عبدالمنان	محمد نبی	۳۰۶	وسطی
۱۹۲	فیض اللہ	المولوی اللہ بخش	۳۷۳	علیا
۱۹۳	محمد انور	المولوی نور الحق	۳۳۳	وسطی
۱۹۴	حسین احمد	سلطان ردم	۴۰۴	علیا
۱۹۵	محمد شفیع	المولوی محمد یونس	۴۱۰	″
۱۹۶	محمد جاوید اقبال	الحاج عبدالمجید	۴۴۴	″
۱۹۷	سعید الرحمن	المولوی محمد بدیع الزمان	۴۷۵	″
۱۹۸	شیخ شمس العارفین	محمد یسین	۳۹۲	″
۱۹۹	گل حسن	محمد کریم	۴۴۰	″
۲۰۰	عبدالسلام	محمد افضل	۳۸۷	″
۲۰۱	نظام الدین	المولوی عبدالحنان	۴۱۴	″
۲۰۲	نعیم اللہ	محمد غلام	۲۵۶	ادنی
۲۰۳	محمد یوسف بھاجی	احمد بھاجی	۳۰۲	ترمذی
۲۰۴	شبیر احمد	یوسف سلوجی	۳۹۸	علیا
۲۰۵	علی بھائی	فقیر موسیٰ	۲۷۰	ترمذی
۲۰۶	محمد سعید گارڈی	اسمٰعیل گارڈی	۳۵۳	وسطی
۲۰۷	عبدالشکور	محمد ہاشم	۳۹۵	علیا
۲۰۸	اشفاق الرحیم	رحیم	۳۸۹	″
۲۰۹	خورشید احمد	عمر سعید	۴۲۰	″
۲۱۰	عبدالحمید	المولوی میاں جان	۳۸۴	″
۲۱۱	عبدالرحیم	کمال	۴۴۸	″
۲۱۲	محمد	خیر محمد	۳۳۳	وسطی
۲۱۳	محمد خلیق	سید محمد عبدالواحد	۳۶۲	علیا
۲۱۴	جمیل الرحمن	محمود الحسن	۲۸۷	ترمذی

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۱۵	محمد رفیق	احمد بن محمد ہتھورانی	۳۳۱	وسطی
۲۱۶	عبد الرحیم	گل رحیم	۳۴۹	″
۲۱۷	محمد زردلی	محمد عاقل	۳۸۸	علیا
۲۱۸	مستفیض الرحمٰن	المولوی عبدالرزاق	۳۱۹	وسطی
۲۱۹	عزیز الرحمٰن	غلام محی الدین	۳۷۶	علیا
۲۲۰	گل محمد	گل باز	۳۸۹	″
۲۲۱	عبد اللطیف	المولوی غلام یٰسین	۳۸۳	″
۲۲۲	الحافظ عبد الحفیظ	جہانداد خان	۳۵۹	وسطی
۲۲۳	محمد عمر	غلام قادر	۳۸۳	علیا
۲۲۴	محمد رمضان	محمد یامین	۳۶۸	″
۲۲۵	عبدالمنان	الحاج نظیف خان	۳۴۵	وسطی
۲۲۶	عبدالرشید	غلام مصطفےٰ	۴۲۲	علیا
۲۲۷	محمد دین	صوفی جان محمد	۳۶۱	″
۲۲۹	خلیل احمد	المولوی وصنی بخش	۳۱۳	وسطی
۲۳۰	اللہ بخش	حافظ خان زماں	۳۳۴	″
۲۳۱	عطاء الرحمٰن	المولوی محمد زکریا	۴۴۳	علیا
۲۳۲	عبد الستار	خان محمد	۳۱۴	وسطی
۲۳۳	محمد اقبال	احمد بن محمد ہتھورانی	۳۱۳	″
۲۳۴	محمد اکبر	محمد شریف	۳۸۰	علیا
۲۳۵	مسعود احمد	محمد الیاس	۴۸۴	″
۲۳۶	محمد قاسم	محمد اکرم	۳۶۶	″
۲۳۷	اجمل خان	صاحبزادہ	۴۹۹	″
۲۳۸	سمیع الدین	برہان الدین	۳۶۴	″
۲۳۹	محمد شریف	عطا محمد	۳۸۷	″

مظہر العلوم کراچی ۲

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۴۰	شفیق الرحمٰن	خلیل الرحمٰن	۳۵۱	وسطی
۲۴۱	ہدایت اللہ	شاہ محمد	۳۶۹	علیا
۲۴۲	محمد زرین	حکیم محمد عمر خان	۳۲۷	وسطی
۲۴۳	محمد نجم الدین	شیر محمد خان	۳۰۱	وسطی
۲۴۵	محمد یوسف	صابر شاہ	۲۸۴	ادنی
۲۴۷	عزیز الرحمٰن	عبدالرحمٰن	۲۸۰	″
۲۴۹	علی اصغر	المولوی فیروز	۳۶۶	علیا

جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۵۱	محمد اسلم	محمد حسین	۴۲۳	علیا
۲۵۲	سخی داد	کمال شیخ	۳۲۵	وسطی

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۵۳	احمد علی	راجولی	۳۱۷	″
۲۵۴	علی محمد	مولوی عجب خان	۲۸۸	ادنی
۲۵۵	محمد نور الحکیم	الحاج نور احمد	۴۲۲	علیا
۲۵۶	ہدایت اللہ	اسد اللہ	۳۳۳	وسطی
۲۵۷	محمد ابراہیم	المولوی محمد	۲۹۷	ادنی
۲۵۸	محمد عثمان	غلام فرید	۳۱۸	وسطی
۲۵۹	اسعد خان	محمد جان	۲۷۴	ادنی
۲۶۰	عزیز الرحمٰن	محمد یونس	۳۶۴	علیا
۲۶۱	مشتاق احمد	غلام محبوب	۳۸۲	″
۲۶۲	انور شاہ	بدر الدین	۳۴۰	وسطی
۲۶۳	محمد فرید	محمد مختار	۳۳۷	″
۲۶۴	محمد اسحٰق	محمد بشیر	۳۳۶	″
۲۶۶	محمد حسین	محمد	۲۸۰	ادنی
۲۶۷	محمد علی	موسیٰ ماثت	۲۸۶	″
۲۶۸	محمد حنیف	عبداللطیف	۳۸۷	علیا
۲۷۰	محمد ایوب فرانسیسی	ہنری لیبہ	۴۳۵	″
۲۷۱	ریحان الحق	المولوی عبد الحق	۳۰۲	وسطی
۲۷۲	احسان اللہ	عمر دراز	۳۲۷	″
۲۷۳	شبیر احمد	محمد معروف خان	۳۵۶	″
۲۷۴	عبدالمتین	المولوی غلام اکبر	۳۹۱	علیا
۲۷۵	محمد نور الدین	المولوی حکیم ولایت حسین	۳۹۳	″
۲۷۶	سید مومن موسوی	الحاج سید نعمت اللہ	۳۱۷	وسطی
۲۷۷	مسعود الرحمٰن	قاضی محمد عرفان	۳۴۰	″
۲۷۸	امان اللہ	جمعہ	۳۰۵	″
۲۷۹	مشیت اللہ	المولوی عبد الاسلام	۳۱۲	″
۲۸۰	عبید اللہ خالد	المولوی سلیم اللہ خان	۳۳۱	″
۲۸۱	ملک محمد	دین محمد	۳۰۷	″
۲۸۲	امیر زیب	محمد معروف	۳۴۱	″
۲۸۳	عنایت اللہ	شہروت	۳۹۳	علیا
۲۸۴	محمد امین	عبدالکریم	۲۵۷	ادنی
۲۸۵	جمیل احمد	مہتاب احمد	۳۶۷	علیا
۲۸۷	رشید اشرف	نور احمد	۳۹۵	″
۲۸۸	محمد اسمٰعیل	محمد شفیع	۲۴۵	ترمذی
۲۸۹	منیب احمد	قاضی لیئق احمد	۳۷۰	علیا
۲۹۰	محمد انصار رضا	عبدالغفار	۲۷۱	ادنی
۲۹۱	محمد عادل خان	المولوی سمیع اللہ خان	۴۲۰	علیا
۲۹۲	محمد یوسف افغانی	الحاج داد محمد	۴۲۴	″

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۹۳	امیر حمزہ	مطیع الرحمن	۳۴۸	وسطی
۲۹۵	شیخ عبداللہ	المولوی فیض اللہ	۳۰۹	″

دارالعلوم عربیہ ٹل:

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۹۶	حبیب الرحمن	المولوی محمد نواز	۲۵۳	ترمذی
۲۹۷	غلام رسول	ملاسرائق	۲۴۲	″

معراج العلوم بنوں:

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۹۹	قاضی محمد اسحق	قاضی محمد ایوب	۲۴۸	ترمذی
۳۰۰	امیر نواب	میر صاحب داد	۲۹۵	ادنی
۳۰۲	مذکر شاہ	المولوی مزمل شاہ	۲۷۵	″
۳۰۸	صبغۃ اللہ شاہ	شیر محمد شاہ	۲۴۱	″
۳۱۰	عبدالحمید	المولوی مستی خان	۳۵۷	وسطی

دارالفیوض الہاشمیہ:

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۳۱۱	محمد ایوب	کبیر خان جمالی	۳۳۱	وسطی
۳۱۲	نذیر احمد	محمد عارف عمرانی	۳۵۴	″

اشاعت القرآن حضرو:

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۳۱۳	محمد اکرم	فتح محمد	۲۹۹	ادنی
۳۱۴	محمد رفیق	غلام شبیر	۲۹۴	″
۳۴۴	عبدالحق	محمد علی	۳۰۵	وسطی

خیر المدارس ملتان:

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۳۱۵	محمد رفیق	میاں دین محمد	۲۸۴	ادنی
۳۱۶	محمد نواز	محمد عیسیٰ	۲۴۴	″
۳۱۷	ذوالفقار علی	ملک اللہ بخش	۲۷۷	″
۳۱۸	نیاز احمد	اللہ بخش	۳۱۵	وسطی
۳۱۹	خلیل احمد	المولوی عبدالرحمن	۳۲۱	وسطی
۳۲۱	صفدر علی	آغا محمد	۲۵۲	ادنی
۳۲۲	منیر احمد	محمد حسین	۳۱۹	وسطی
۳۲۳	محمد عبداللہ	محمد عمر	۳۱۶	″
۳۲۷	عبدالغفور	احمد بخش	۲۵۳	ادنی
۳۲۸	محمد اسلم	المولوی منظور احمد	۳۶۴	علیا
۳۲۹	عبدالرشید	علی محمد	۲۵۴	ترمذی
۳۳۰	حافظ محمد رمضان	میاں محمد یار	۳۴۲	وسطی
۳۳۱	حافظ منیر احمد	ملک نور الٰہی	۲۶۱	ادنی

دارالعلوم کبیر والا:

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۳۳۲	عبدالعزیز	محمد اسحق	۳۴۱	وسطی
۳۳۳	احمد حسن	نذر محمد	۲۴۵	″
۳۳۵	غلام رسول	غلام سرور	۴۲۷	علیا
۳۳۶	عبدالمالک	احمد بخش	۳۳۷	وسطی
۳۳۷	فتح محمد	محمد دتہ	۲۵۵	ترمذی
۳۳۸	عثمان غنی	شادی خان	۲۴۵	ادنی
۳۳۹	محمد اسمٰعیل	فضل دین	۳۵۷	وسطی
۳۴۰	عبدالقادر	غلام رسول	۳۶۸	علیا
۳۴۱	محمد ابراہیم	حافظ اللہ بخش	۳۶۰	″

قاسم العلوم فقیروالی:

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۳۴۲	اشفاق احمد	غلام محمد	۴۳۲	علیا

جامعہ رشیدیہ ساہیوال:

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۳۴۳	عبدالقادر	مفتی محمد شریف	۳۹۹	علیا

قاسم العلوم ملتان:

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۳۴۵	نور عالم	میر عالم خان	۳۹۳	علیا
۳۴۶	عبدالخالق	محمد یار	۳۵۹	وسطی
۳۴۷	حافظ نذر الٰہی نابینا	اللہ دسایا	۳۳۶	″
۳۴۸	محمد یوسف	عبدالغفور شاہ	۳۳۸	″
۳۴۹	محمد صادق	واحد بخش	۲۷۷	ادنی
۳۵۰	محمد اسحق	غلام حسین	۲۶۲	″
۳۵۱	سیف اللہ	رب نواز خان لغاری	۳۸۱	علیا
۳۵۲	رفیق احمد	رشید احمد	۳۶۹	علیا
۳۵۳	رب نواز	سلطان احمد	۳۰۹	وسطی
۳۵۴	عبدالحمید	احمد یار	۳۶۰	علیا
۳۵۵	خادم حسین	اللہ دتہ	۲۵۱	ترمذی
۳۵۶	عبدالرزاق	محمد برخوردار	۲۸۸	ادنی
۳۵۷	عبدالعزیز	زربادشاہ	۳۲۴	وسطی
۳۵۸	عبدالحمید	ہوشیار دین	۲۷۷	ادنی
۳۵۹	عبدالسلام	دین محمد	۲۸۴	″
۳۶۰	محمد ہارون	محمد رفیق	۲۷۰	″
۳۶۱	عبداللطیف	محمد دین	۳۳۸	وسطی
۳۶۲	محمد الیاس	محمد یوسف	۲۶۱	ادنی

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۳۶۳	غلام مجتبیٰ	محمد الدین	۲۹۶	״
۳۶۴	عبدالرحمٰن	عبدالغفور	۲۹۵	״
۳۶۵	عبدالرشید	عبدالحق	۳۷۵	علیا
۳۶۶	محمد حیات	محمد علی	۳۳۷	وسطیٰ
۳۶۷	غلام محی الدین	غلام قادر	۳۸۷	علیا
۳۶۸	عبدالستار	غلام محمد	۳۳۸	وسطیٰ
۳۶۹	محمد ابراہیم	محمد اسماعیل	۲۹۱	ادنیٰ
۳۷۰	خلیل الرحمٰن	غلام رسول	۳۲۶	وسطیٰ
۳۷۱	امیرالدین	محمد علی	۲۹۳	ادنیٰ
۳۷۲	سیف الرحمٰن	نذیر احمد	۳۴۳	وسطیٰ
۳۷۳	محمد اسلم	محمد بخش	۲۶۶	ادنیٰ
۳۷۴	مولا بخش	کریم بخش	۳۰۸	وسطیٰ
۳۷۵	محمد قاسم	غلام حسین	۳۷۱	علیا
۳۷۶	غلام شبیر	قادر بخش	۲۴۷	ادنیٰ
۳۷۷	شمس الدین	جوشی خان	۳۲۸	وسطیٰ
۳۷۸	محمد طارق	مولوی مقبول احمد	۳۰۹	وسطیٰ
۳۷۹	محمد طفیل	چوہدری سخی محمد	۳۲۳	״
۳۸۰	عبداللہ احرار	احمد بخش	۲۶۳	ادنیٰ
۳۸۱	بشیر احمد	اللہ بخش	۲۶۹	״
۳۸۲	محمد عبدالجمیل	مولوی غلام سرور	۳۶۶	علیا
۳۸۳	عبدالکریم ندیم	غوث بخش خان	۳۲۷	وسطیٰ
۳۸۴	حق نواز	عظیم بخش	۲۷۱	ادنیٰ
۳۸۵	محمد منیر	محمود الحسن	۲۹۱	״
۳۸۶	محمد رمضان	تگھ	۲۷۵	״
۳۸۷	خدا بخش بھٹہ	کریم بخش	۴۰	
۳۸۸	عطاء الرحمٰن	عبدالحمید	۴۰	
۳۸۹	بشیر احمد	حاجی احمد	۴۹	
۳۹۰	غلام انور	طفیل محمد	۴۰	
۳۹۱	منیر احمد	امیر بخش	۴۳	
۳۹۲	محمد عبدالحیٔ	مولوی رحیم بخش	۴۴	

باب العلوم کھروڑپکا:

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۳۹۳	محمد اسحٰق	میاں محمد بخش	۲۹۲	ادنیٰ
۳۹۴	دین محمد	حاجی اللہ یار	۲۴۶	״
۳۹۷	ظفر اقبال	فقیر محمد	۳۵۶	وسطیٰ
۳۹۸	محمد رمضان	محمد عارف	۲۶۳	ادنیٰ

جامعہ مدینہ لاہور:

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۴۰۱	حافظ عبدالقدوس قارن	مولوی محمد سرفراز خان صفدر	۳۱۳	وسطیٰ
۴۰۲	عبدالغفور	محمد نعیم	۲۸۲	ادنیٰ
۴۰۴	محبوب الرحمٰن	احمد علی	۳۰۲	وسطیٰ
۴۰۵	سید منظور احمد شاہ	سید مہر علی شاہ	۲۷۱	ادنیٰ
۴۰۶	محمد طیب	مولوی محمد یعقوب	۳۴۰	وسطیٰ
۴۰۷	جمیل احمد	مولوی ضمیر احمد	۳۱۷	״
۴۰۸	مشتاق احمد	مولانا عبدالقیوم	۳۶۱	علیا
۴۰۹	محمد ولی اللہ	مولوی محمد امین	۳۶۶	״
۴۱۰	انیس الرحمٰن	حافظ غلام محمد	۳۵۵	وسطیٰ
۴۱۱	محمد شعیب	عبدالرحیم	۲۵۹	״

بقیہ:- ملتان کے لیل و نہار

ہم مدارس عربیہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء کو متحد کرکے پاکستان میں تعلیمی نظام کو مکمل طور پر اسلامی بنائیں گے۔ ہم ملک میں اسلامی معاشرہ قائم کریں گے اور انقلاب مصطفےٰ کی روشنی میں نظامِ شریعت قائم کرنے کی منظم جدوجہد کریں گے۔

ہم طلباء سے تعاون کریں گے

جمعیت علمائے اسلام ملتان شہر کے ناظم عمومی نور عالم قریشی نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طلباء کو اپنی تنظیم مؤثر اور مضبوط بنانی چاہیئے۔ ہم طلباء سے تعاون کریں گے۔

ہم سلف کے وارث ہیں

جلسہ کے صدر صاحبزادہ فضل الرحمٰن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم شاہ ولی اللہ، مجدد الف ثانی اور محمود الحسن کے وارث ہیں۔ ہم ملک میں اسلام کا نظامِ عدل و انصاف لائیں گے۔

ہمارے اکابر نے آزادیٔ ہند کے لیے عظیم قربانیاں دیں۔ فرنگی اس ملک سے رخصت ہوا اور پاکستان ایک آزاد اسلامی ریاست کی حیثیت سے قائم ہوا۔ اس ملک کو ہم نے اسلام کے مطابق بنانا ہے۔ تعلیم کے لحاظ سے بھی، قانون اور معیشت کے لحاظ سے بھی۔ ہماری زندگی طلباء کی خدمت کیلئے اور عوام کی خدمت کے لیے وقف ہے ہم انشاء اللہ تعالےٰ پاکستان میں نظامِ مصطفےٰ قائم کریں گے۔

جلسہ کے مہمانِ خصوصی سید خورشید عباس گردیزی نے پانچ سو روپے معاونت کے طور پر دیئے۔ حاجی ہدایت اللہ صاحب نے دو صد روپے، نور عالم قریشی اور قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ نے ایک ایک سو روپے جمعیت طلباء اسلام کے فنڈ کے طور پر دیئے۔

اجمالی نتیجہ

نمبر شمار	نام مدرسہ	تعداد طلباء	کامیاب درجہ علیا	درجہ وسطی	درجہ ادنیٰ	ضمنی بخاری	ضمنی ترمذی	ناکام	غیر حاضر	نتیجہ
۱	دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک	۱۴۶	۲۹	۵۰	۳۲	۴	۷	۱۵	۷	۷۶ فیصد
۲	〃 صدر پشاور	۱۹	۲	۴	۷	۱	×	۴	۱	۶۸ 〃
۳	حمایت الاسلام غلجی کنڈرخیل	۵	×	۱	۱	×	×	۲	۱	۴۰ 〃
۴	دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی	۱۷	×	۱	۴	۱	۱	۱۰	×	۲۹ 〃
۵	〃 چارسدہ	۲	×	×	×	×	×	۲	×	×
۶	جامعہ علوم اسلامیہ کراچی ع ۵	۵۰	۳۱	۱۳	۱	×	۳	۲	×	۹۰ 〃
۷	منظہر العلوم کراچی ع ۲	۱۱	۲	۳	۲	×	×	۲	۲	۴۴ 〃
۸	جامعہ فاروقیہ کراچی ع ۲۵	۴۵	۱۴	۱۹	۷	×	۱	۲	۲	۷۹ 〃
۹	دارالعلوم عربیہ ٹل	۲	×	×	×	×	۲	×	×	×
۱۰	معراج العلوم بنوں	۱۳	×	۱	۳	×	۱	۸	×	۳۱ 〃
۱۱	دارالفیوض الہاشمیہ سجاول	۲	×	۲	×	×	×	×	×	۱۰۰ 〃
۱۲	اشاعت القرآن حضرو	۳	×	۱	۲	×	×	×	×	۱۰۰ 〃
۱۳	خیرالمدارس ملتان	۱۷	۱	۵	۶	×	۱	۴	×	۷۱ 〃
۱۴	دارالعلوم کبیروالا	۱۰	۳	۴	۱	×	۱	×	۱	۸۰ 〃
۱۵	قاسم العلوم فقیروالی	۱	۱	×	×	×	×	×	×	۱۰۰ 〃
۱۶	جامعہ رشیدیہ ساہیوال	۱	۱	×	×	×	×	×	×	۱۰۰ 〃
۱۷	قاسم العلوم ملتان	۴۸	۸	۱۵	۲۴	×	۱	×	×	۹۸ 〃
۱۸	باب العلوم کہروڑ پکا	۷	×	۱	۳	×	×	۳	×	۵۷ 〃
۱۹	جامعہ مدنیہ لاہور	۱۳	۲	۶	۲	×	×	۱	۲	۷۷ 〃

کل امیدوار : ۴۱۲
شریک : ۳۹۶
غیر حاضر : ۱۶

پاس : ۳۱۵
علیا ۹۴
وسطی ۱۲۶
ادنیٰ ۹۵
۳۱۵

فیل : ۸۱
ناکام : ۵۵
ضمنی بخاری : ۶
ضمنی ترمذی : ۱۸
موقوف : ۲
۸۱

نتیجہ فی صد { پاس طلباء : ۷۵ فیصد
فیل طلباء : ۲۵ فیصد



پاکستان کی سیاست کے مدوجذر کی طرح "سُنّی" کانفرنس کی ہما ہمی ختم ہوئی۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ ہوا ہی نہیں۔ اتنی بڑی کانفرنس بے اثر ثابت ہوئی ہے۔ اس لیے کہ کانفرنس میں لٹریچر منفی، نعرے منفی، تقریریں منفی، قراردادیں، مطالبے اور فیصلے تک منفی تھے۔ قانون کی حکمرانی میں کوئی تحریک بھی نری جذباتیت سے کامیاب نہیں ہوسکتی۔ جذبات سرد، تحریک سرد، کاش کہ اس کانفرنس کا مقصد مثبت ہوتا۔

پچھلے دنوں پاکستان قومی اتحاد ملتان شہر نے رابطۂ عوام کی مہم شروع کی۔ مقصد یہ ہے کہ قومی اتحاد کے کارکنوں سے ملا جائے۔ ان کے مسائل معلوم کیے جائیں اور دفاتر کو ازسرِنو منظم کیا جائے۔

اکثر دفاتر میں ایسے کارکن اتحاد کے ساتھ سرگرمِ عمل ہیں جو عقیدتاً "سُنّی" کانفرنس کے کارپردازان کے پیرو ہیں۔ مگر ہر جگہ کارکنوں نے اس کانفرنس کے منفی کردار کے پیشِ نظر یا پاکستان قومی اتحاد کے عظیم مقاصد، نظامِ مصطفیٰ کے قیام اور تحریک میں دی گئی قربانیوں کے صدقے اتحاد کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔ ایک کارکن نے تو فورِ جذبات میں یہ تک کہہ دیا کہ اگر اتحاد میں ایک جماعت رہ جائے تو بھی ہم اسی کا ساتھ دیں گے اس لیے کہ قوم کی قربانیوں کا تقاضا ہے کہ اتحاد کا پرچم سربلند رہے۔

سیاسی پابندیاں نرم ہونے پر تمام جماعتوں کی ممبر سازی کی مہم ملک بھر میں جاری ہے۔ ملتان میں پاکستان جمہوری پارٹی دو واضح دھڑوں میں تقسیم ہو گئی ہے اور دونوں گروپ زور شور سے ممبر سازی کر رہے ہیں۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ ہر گروپ نے پوری کوشش کی ہے اور پہلے سے کئی گنا زیادہ ممبر بنا لیے گئے۔

پارٹی کے لیڈر نوابزادہ نصراللہ خان نے مصالحت کی تاکید فرمائی ہے۔ اللہ کرے یہ مسئلہ افہام و تفہیم سے حل ہو جائے اور کارکن شیر و شکر ہو کر ملک و ملت کی خدمت میں لگ جائیں۔

جمعیت علمائے اسلام نے بھی ۴ اکتوبر سے رکنیت سازی کی ابتداء کرنی تھی جو بروقت فارم رکنیت طبع نہ ہونے کی وجہ سے کچھ دیر سے شروع ہوئی ہے۔ بہرحال اب ضلع ملتان میں کام شروع ہو چکا ہے۔ ضلع ملتان کے امیر سید خورشید عباس گردیزی اور مولانا عبدالقادر قاسمی نے مخدوم پور پہوڑاں اور کبیر والا کا دورہ کیا۔ بعد میں لودھراں گئے۔ اس سفر میں قاری نورالحق قریشی بھی شریک ہوئے۔

سیاسی جماعتوں کی طرح طلبہ بھی سرگرمِ عمل ہیں۔ جمعیت طلبۂ اسلام کا ایک اجلاس دفتر جمعیت لوہاری گیٹ میں ہوا جس کی صدارت مفتی محمود صاحب کے صاحبزادہ مولانا فضل الرحمٰن نے کی۔ اس تقریب کے مہمانِ خصوصی سید خورشید عباس گردیزی تھے۔

کاروانِ عزم

عبدالسمیع جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلبۂ اسلام خانیوال نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت طلبۂ اسلام حق کی آواز ہے اور اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے والا کاروانِ عزم۔

دورِ اوّل ہی سے جمعیت طلبہ نے اسلامی نظام کے احیاء، جمہوری اقدار کی حفاظت اور قومی تحریکوں میں حصہ لیا۔ ۱۹۷۳ء میں بھٹو شاہی کے خلاف جو تحریکِ جمہوریت چلائی گئی۔ ختمِ نبوّت کی عہد ساز تحریک اور پھر نظامِ مصطفیٰ کی تحریک میں ہمارے جوانوں نے سرفروشی اور جانبازی کے پرچم لہرائے۔ جگہ جگہ اپنا خون نظامِ مصطفیٰ پر نچھاور کیا۔۔۔ گولیوں کا سامنا کیا۔۔۔ جیلوں کو آباد کیا۔ گویا کہ علمائے حق کے شانہ بہ شانہ عظیم الشان قربانیاں دی ہیں۔

انقلابِ مصطفیٰ کی روشنی

جمعیت طلبائے اسلام ملتان شہر کی رابطہ کمیٹی کے رکن محمد اشرف نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت جواں ہمت اور جرأت مند طلبہ کی جماعت ہے۔ جس کا ماضی شاندار اور مستقبل درخشاں ہے۔

باقی ص ۱۶

بلوچستان کے مسائل حل کرنیکی طرف خصوصی توجہ دیجائے

جمعیۃ کی صوبائی مجلسِ شوریٰ کا مطالبہ

"جمعیت علمائے اسلام" بلوچستان کی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس پارٹی کے صوبائی امیر مولانا عبدالواحد کی صدارت میں ہوا۔ مجلسِ شوریٰ نے مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کیں :

جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کی مجلسِ شوریٰ کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں بلا تاخیر اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کیا جائے اور خلافِ اسلام قوانین کو فی الفور منسوخ کیا جائے۔ اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ سے کوتاہی ملک کے استحکام کے لیے خطرہ اور لادینی نظریات کی یلغار کیلئے دعوت ہے۔

یہ اجلاس اشیائے خوردنی خصوصاً گھی کی مصنوعی قلت پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اشیائے خوردنی اور گھی کی مصنوعی قلت پیدا کرنے والوں کے خلاف سخت اقدامات کیے جائیں۔ ٹمپل ڈیرہ (ڈیرہ جمالی) میں گھی مل میں فوراً کام شروع کیا جائے۔

اجلاس صوبہ میں سیمنٹ کی مصنوعی قلت کے خاتمہ اور صوبہ کے اضلاع میں اشیائے خورد و نوش سے جانے پر ناروا پابندیوں کے خاتمے کا مطالبہ کرتا ہے۔

اجلاس بلوچستان کے دیہی علاقوں میں چینی کے کوٹہ کو بڑھا کر شہری کوٹہ کے برابر کرنے اور دیہاتوں میں گھی کی ایجنسیاں قائم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے اور دیہی علاقوں میں پانی، بجلی جیسی بنیادی ضروریات فراہم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

بجلی کے نیشنل گرڈ کو مسلم باغ سے بڑھا کر زیارت لورالائی، ژوب تک اور کوئٹہ سے قلات، خضدار تک جلد از جلد پہنچایا جائے۔

صوبہ کی تمام کچی سڑکوں کی فی الفور مرمت کی جائے اور بتدریج ان کو پختہ کرنے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں۔

اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان کے مقامی لوگوں کے لیے مرکزی وزارتوں میں زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کیے جائیں اور بلوچستان کے بے روزگار تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ملازمتیں دی جائیں۔

اجلاس نوکر شاہی کی موجودہ حکومت سے عدم تعاون کے موجودہ رویہ کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے کرپشن، رشوت اور اقربا پروری کے سدِباب کے لیے سخت اقدامات کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان کے مشہور غیر مسلم فرقہ "ذکریوں" کی الگ فہرستیں بنائی جائیں۔ اور عدالتوں میں زیرِ سماعت مقدمات کا فی الفور تصفیہ کیا جائے۔

جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کی مجلسِ شوریٰ کے تین سیشن ہوئے۔ پہلے اجلاس سے پارٹی کے صوبائی امیر مولانا عبدالواحد نے خطاب کیا، اور جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کی سہ سالہ کارکردگی پر مفصل روشنی ڈالی۔ مجلسِ شوریٰ کا دوسرا اجلاس بند کمرے میں ہوا۔ جس میں ملک کی سیاسی صورتحال اور جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کی تنظیمی صورتحال پر غور کیا گیا۔

مجلسِ شوریٰ کے تیسرے اجلاس سے جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کے نائب امیر مولانا محمد ابوبکر جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کے سیکرٹری جنرل وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی حاجی محمد زمان خان اچکزئی نے خطاب کیا۔

اس کے علاوہ صوبائی جوائنٹ سیکرٹری سید محمد صدیق شاہ، صوبائی سیکرٹری اطلاعات حافظ حسین احمد، مولانا غلام حیدر توشکوی، مولانا غلام سرور، مولانا جان محمد، حاجی نصیرالدین، مولانا محمد اسحاق خوشی اور دیگر اضلاع کے مندوبین نے تقریریں کیں۔

پنجاب کی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس

پنجاب کی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس مورخہ ۸/۱۱ کو مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں کمیٹی کے اراکین کے علاوہ اضلاع سے آئے ہوئے حسب ذیل حضرات نے شرکت کی۔

عزیز احمد ایڈووکیٹ، سمندری
سردار سعید اللہ، ڈیرہ غازی خان
احمد یعقوب، ٹوبہ ٹیک سنگھ
رائو عزیز الرحمٰن، بہاولنگر
مولانا محمد عمر
شبیر احمد شاد، چشتیاں
چوہدری محمد عقیل ضیاء، جھنگ صدر
مولانا محمد یوسف، بہاولنگر
مولانا رشید احمد ارشد، جہلم
ڈاکٹر عبدالحق تارڑ مریدکے، شیخوپورہ
مولانا محمد شفیع
مولانا عبدالرحیم شکرگڑھ، سیالکوٹ
مولانا محمد یحییٰ نارووال، سیالکوٹ
جناب محمد اقبال، ڈسکہ
قاری سراج احمد، کلورکوٹ میانوالی
حکیم علی احمد، جوہرآباد سرگودھا
مولانا عبدالماجد، جھاوریاں

مولانا جلال الدین بھیرہ

اس موقع پر جناب امیر حضرت عبیداللہ انور صاحب مدظلہ نے حسب وعدہ علمائے دیوبند کی علمی، سیاسی، سماجی خدمات کا تفصیلی تذکرہ کیا۔ اور خاص طور پر جناب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی علمی خدمات کا ذکر کیا کہ انہوں نے برصغیر میں زمانہ کے سائنسی رجحانات کو محسوس کرتے ہوئے مسلمانان پاک و ہند کو بالخصوص اور عالم اسلام کے مسلمانان کو ایک نیا راستہ دکھایا۔

جناب مولانا عبدالقادر قاسمی صاحب کنوینر ملتان کی جگہ سردار سعیداللہ کو ملتان ڈویژن کا کنوینر مقرر کیا اور ان کی معاونت کے لیے سید خورشید عباس گردیزی اور نور عالم قریشی ایڈووکیٹ کو بھی مقرر کیا گیا۔

ممبر سازی چونکہ شروع ہو چکی ہے۔ ہر شخص، عہدہ دار، کنوینر جو بھی رکن سازی کر رہے ہوں، ان کو ہر پندرھواڑے اپنے ڈویژنل کنوینر اور ایک چھٹی... صوبائی دفتر میں کارکردگی کی نسبت لکھیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ جو کاپی اجراء کی گئی ہے وہ اس وقت کس کے پاس ہے، اس میں کتنے رکن بنائے گئے ہیں اور کتنے باقی ہیں۔ جونہی کاپی مکمل ہو، ڈویژنل کنوینر کے دستخط سے وہ کاپی دفتر میں فوری طور پر بھیج دی جائے اور رقم بھی ساتھ ہی بھیج دی جائے۔ ہر حلقہ میں جتنے ممبر بنائے گئے ہوں ان کا ریکارڈ ضلعی دفتر میں ہونا ضروری ہے اور بعد میں مرکزی دفتر میں بھی ان کا ریکارڈ رکھا جائے گا۔ اس سلسلہ میں وقتاً فوقتاً ہدایات جاری ہوتی رہیں گی۔ کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ باکردار، باصلاحیت اور درد دل رکھنے والے ساتھیوں کو رکن بنایا جائے۔

نارنگ منڈی

جامع عربیہ نارنگ میں جمعیت علمائے اسلام کا ایک اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر عبدالحق تارڑ قائم مقام ناظم عمومی جمعیت علمائے اسلام ضلع شیخوپورہ ہوا۔ جس میں مقامی علماء اور سیاسی راہنماؤں کے علاوہ علاقہ بھر کے سیاسی اور مذہبی رہنماؤں مولوی عبدالمجید صاحب، چوہدری نصراللہ خان (لدھیکے)، حاجی شکور دین (میانی کوٹلی)، جمعہ خان (چکرالی)، احمد دین (اجنڈیالہ) خوشی محمد (بنگلہ کوٹلی ورک)، محمد ذکریا (لدھیکے)، ملک محمد علی (مریدکے) نے شرکت کی۔

اس اجلاس میں خالد مسعود ڈسرا ایڈووکیٹ نے، جو چوہدری اقبال مرحوم ایم این اے کے بھتیجے ہیں اور ۱۹۷۲ء سے اس علاقہ کی سیاسی قیادت اور عوام کی خدمت کا کام سنبھالے ہوئے ہیں، بمعہ اپنے گروپ کے جمعیت علمائے اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور قائد جمعیت مولانا مفتی محمود کی سیاسی بصیرت اور خصوصاً قومی اتحاد کی قیادت بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دینے پر مبارکباد دی اور ان کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے جمعیت علمائے اسلام کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا۔

ضلع ملتان میں رکنیت سازی کی مہم

ضلع ملتان میں جمعیت علمائے اسلام کی مہم رکنیت سازی شروع ہو چکی ہے۔

ضلع ملتان کے امیر سید خورشید عباس گردیزی اور ناظم اعلیٰ مولانا عبدالقادر قاسمی مخدوم پور پہوڑاں کبیر والا اور لودھراں کا دورہ کر چکے ہیں۔

ملتان شہر میں بھی یونین وار رکنیت سازی شروع ہے۔ اندازہ ہے کہ ضلع ملتان میں ایک لاکھ افراد کو جمعیت علمائے اسلام کا ممبر بنایا جائے گا۔

اتحاد کے کارکن عوام کے مسائل حل کرانے پر توجہ دیں

ملتان ۳۰ر اکتوبر۔ قومی اتحاد پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا زاہد الراشدی نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اتحاد کے کارکن باہمی اعتماد اور اتحاد کو فروغ دیں اور عوام کے مسائل حل کرانے پر توجہ دیں۔

مولانا موصوف جھنگ، چوک اعظم اور لیہ کا دورہ کر کے ملتان آئے تھے۔ آپ نے ان مقامات پر جماعتی کارکنوں کے متعدد اجتماعات سے خطاب کیا۔ اور قومی اتحاد کے راہنماؤں سے علاقائی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔

بعد میں بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ضرورت ہے کہ علماء اور وکلاء مشترکہ فکر کا علمی سوسائیٹیاں تشکیل دیں۔ تاکہ وہ اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں اپنی مشترکہ ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کر سکیں اور اسلامی معاشرہ وجود میں آئے۔ اور لوگ پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ ملک و ملت کی خدمات سرانجام دیں۔

نورانی گروپ فرقہ واریت کو ہوا دے رہا ہے

جمعیت علماء اسلام کراچی شہر کے رہنما حافظ ضیاء الاسلام قریشی نے ایک بیان میں نورانی میاں اور ان کے گروپ کی حالیہ سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ گروپ قومی اتحاد سے علیحدہ ہونے کے بعد روز بروز قوم کو تشدد، فرقہ واریت اور بے راہ روی کی طرف دھکیل رہا ہے۔ ان کے بیانات سراسر جھوٹ کا پلندہ ہوتے ہیں۔ گزشتہ دنوں انہوں نے درود و سلام پر بندش کا جھوٹا افسانہ گھڑ کر حکومت کو بدنام کرنا چاہا مگر حکومت نے بروقت ان کو جواب دے کر ان کی اسکیم فیل کر دی۔ اور اب سنی کانفرنس کے نام پر خالص سیاسی اجتماع کر کے حکومت کے لیے مسائل کھڑے کر رہے ہیں۔

تنظیمی دورہ

گزشتہ روز جمعیت کے مرکز کے حکم کے مطابق مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی، مولانا محمد اختر صدیقی نے میانوالی کا تنظیمی دورہ فرمایا اور حضرت مولانا محمد رمضان صاحب کی زیر صدارت مقامی جمعیت کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں ممبر سازی کی تربیت کے لیے جس کا اجلاس ۷۸-۱۱-۱۰ کو لاہور میں ہونا ہے۔ مندرجہ ذیل حضرات کا انتخاب کیا گیا جن کا نگران اعلیٰ حافظ سراج دین صاحب کو مقرر کیا گیا۔

۱۔ حضرت حافظ قاری سراج دین صاحب کلور کوٹ
۲۔ مسعود نیازی صاحب، میانوالی۔
۳۔ صوفی محمد حنیف صاحب بھکر۔

حاجی اللہ دتہ بٹ انتقال کر گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

جمعیت علماء اسلام گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کے امیر، انجمن اسلامیہ گکھڑ کے صدر اور بٹ دری فیکٹری کے مالک حاجی اللہ دتہ بٹ طویل علالت کے بعد گذشتہ اتوار کو کمبائنڈ ملٹری ہسپتال گوجرانوالہ میں انتقال کر گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔ مرحوم انتہائی نیک، سادہ، خدا ترس اور راسخ الاعتقاد بزرگ تھے اور انہوں نے ساری زندگی گکھڑ کی جامع مسجد اور مدرسہ تجوید القرآن کی خدمت میں گذار دی۔ مرحوم کو شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان مدظلہ کے ساتھ خصوصی لگاؤ تھا یہی وجہ ہے کہ مرحوم کے انتقال کے وقت رات کے پچھلے پہر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ بھی ان کے پاس ہسپتال میں موجود تھے۔

ان کی نمازِ جنازہ بھی شیخ الحدیث موصوف نے پڑھائی اور اس میں گوجرانوالہ، گکھڑ اور گرد ونواح کے ممتاز علماء کرام، جماعتی کارکنوں اور سیاسی راہنماؤں کے علاوہ ہزاروں شہریوں نے شرکت کی۔ ادارہ مرحوم کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق ارزانی فرمائیں۔

(ادارہ)

پاکستان قومی اتحاد

تحصیل میانوالی کے عہدیداران

صدر : قاضی احمد سعید صاحب (جماعتِ اسلامی)

سینئر نائب صدر : صوفی بہادر خان نیازی (مسلم لیگ)

جونیئر نائب صدر : رانا غلام یاسین خان (جمہوری پارٹی)

سیکرٹری جنرل : حاجی عطا محمد (جمعیۃ علماء اسلام)

جائنٹ سیکرٹری : ملک شاہ نواز

خزانچی : مولانا محمد شاہ صاحب (جمعیۃ علماء اسلام)

سیکرٹری اطلاعات : محمد اشرف خان ایڈووکیٹ (جماعتِ اسلامی)

از :—

حاجی عطا محمد سیکرٹری اطلاعات و نشریات، ضلع میانوالی، جمعیت علماء اسلام میانوالی۔

ضلعی عہدیداران پاکستان قومی اتحاد

صدر : حضرت مولانا محمد رمضان صاحب۔ (جمعیت علماء اسلام)

سینئر نائب صدر : حضرت مولانا علی محمد مظاہری صاحب (جماعتِ اسلامی)

جونیئر نائب صدر : ملک محمد موسیٰ سگو صاحب (جمہوری پارٹی)

سیکرٹری جنرل : خان امان اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ (مسلم لیگ)

جائنٹ سیکرٹری : مسعود نیازی صاحب (جمعیت علماء اسلام)

خزانچی : محمد افضل خان نیازی صاحب (مسلم لیگ)

سیکرٹری اطلاعات : ملک کلیم اللہ صاحب (جماعتِ اسلامی)

پاکستان قومی اتحاد

تحصیل بھکر کے عہدیداران

صدر : ملک سعید احمد ایڈووکیٹ (جمہوری پارٹی)

نائب صدر : شیخ ظہور احمد (مسلم لیگ)

جنرل سیکرٹری : چوہدری محمد ابراہیم (جماعتِ اسلامی)

جائنٹ سیکرٹری : صوفی محمد حنیف (جمعیۃ علماء اسلام)

خزانچی : حافظ سیف اللہ خالد (جمعیۃ اہلحدیث)

از : حاجی عطا محمد سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی۔

مدینہ کالونی کراچی

گزشتہ دنوں دفتر جمعیت علماء اسلام اکبر آباد مدینہ کالونی نیو کراچی زون کا افتتاح امیر جمعیت علماء اسلام کراچی سینئر حضرت مولانا محمد ذکریا صاحب کے مبارک ہاتھوں سے ہوا اور آپکی صدارت میں نیو کراچی زون کے عہدے داروں کا انتخاب ہوا اور حسب ذیل عہدے دار منتخب ہوئے۔

۱- امیر جناب ریاض الدین صاحب۔

۲- نائب امیر جناب عبدالمغنی مغل صاحب

۳- نائب امیر قاری عطا محمد صاحب۔

۴- ناظمِ اعلیٰ حافظ محمد ظفر خان کھتران

۵- نائب ناظم اقبال احمد صاحب

۶- خازن حافظ محمد احسان صاحب

۷- ناظم نشر واشاعت جناب نواب دولہ صاحب

جناب حاجی نیاز الدین، حکیم الدین، خلیل الدین محمد اقبال، حاجی عبدالعلیم، محمد اشتیاق، ظہیر احمد، ریاض احمد مجلسِ شوریٰ کے رکن منتخب ہوئے۔

جمعیت علماء اسلام نیو کراچی زون کا دفتر عوام کی مشکلات اور مسائل کے لیے شام چھ بجے سے رات کے گیارہ بجے تک کھلا رہے گا اور جمعیت کے عہدیدار موجود رہیں گے۔

(محمد ظفر، ناظمِ اعلیٰ جمعیت علماء اسلام نیو کراچی زون)

ووٹر فارم پر تحریر شدہ مسلمان کی تعریف کو تبدیل کیا جائے

جمعیت علماء اسلام کے نامزد امیدوار برائے صوبائی اسمبلی حلقہ نمبر ۱۵۶ شکر گڑھ چوہدری فاروق سلطان نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا ہے کہ ووٹر فارم پر تحریر شدہ مسلمان کی تعریف کو فوراً تبدیل کیا جائے کیونکہ اس تحریر سے قادیانیوں کو مسلمانوں کی صفوں میں گھسنے کا موقع ملے گا جس سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوگا۔ لہٰذا ووٹر فارم پر تحریر شدہ مسلمان کی تعریف کی جگہ شناختی کارڈ فارم کی تحریر

کو شامل کیا جائے۔

جمعیت علمائے اسلام

ضلع لاہور کے امیر کو صدمہ

جمعیت علمائے اسلام حلقہ شاہدرہ کا ایک تعزیتی اجلاس مولانا اللہ داد صدیقی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں میاں محمد حنیف امیر ضلع لاہور کی بھانجی کے انتقالِ پُر ملال پر گہرے غم و صدمے کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالےٰ میاں صاحب و دیگر پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے... اللہ پاک مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اجلاس جناب مستری سراج، غلام مصطفےٰ، محمد ارشد، قاری نور محمد، مولانا عبد الغفور نے شرکت کی۔

ناظم نشریات کا دَورہ!

جمعیت علمائے اسلام تحصیل نوشہرہ فروز کے ناظم نشر و اشاعت مولانا عبدالستار نے پوری تحصیل کا دَورہ کیا۔

دورے کے دوران لوگوں نے انہیں بتایا کہ پیپلز پارٹی والے کبھی ہماری چوری کروا دیتے ہیں اور کبھی ہم پر جھوٹے مقدمے قائم کرکے ہمیں پریشان کیا جاتا ہے۔ عبدالرحیم کلہوڑے نے گیبر گمو کے رہنے والے حاجی محمد یعقوب صاحب کے حفاظتی باڑ میں آگ لگوا کر الٹا حاجی صاحب پر کیس کر دیا اور جب حاجی صاحب فریاد لے کر ڈی ایس پی کے پاس گئے تو باوجود فریاد کرنے کے ڈی ایس پی موقعہ پر نہیں گیا، اور حاجی کو وہیں ٹال دیا۔ بہرحال اس قسم کے بہت سے واقعات سننے میں آتے ہیں۔ میں بحیثیت تحصیل نوشہرو فیروز کا نمائندہ ہونے کے حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ اس بدنام پارٹی کے درکر جو کہ انتظامیہ کی شکل میں پیپلز پارٹی کا علانیہ پرچار کر رہے ہیں ان کو ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز رکھا جائے

مولانا محمد یوسف صاحب کنوینر رکن سازکمیٹی بہاولپور ڈویژن کا دورہ

مولانا محمد یوسف صاحب کنوینر تنظیمی و رکن ساز کمیٹی بہاولپور ڈویژن نے رکن سازی کے سلسلہ میں خان محمد سرور خان صاحب امیر جمعیت علماء اسلام ضلع بہاولپور کے مکان پر ڈویژن بھر کے کارکنوں سے تنظیمی و رکن سازی کے سلسلہ میں خطاب فرمایا۔ مولانا نے فرمایا کہ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم گاؤں گاؤں، قریہ قریہ، بستی بستی، شہر شہر پھیل جائیں اور جماعت کی بھرپور رکن سازی کریں۔ اگر ہم نے اس وقت سستی اور غفلت سے کام لیا تو آنے والا وقت ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ مولانا نے فرمایا کہ ہماری جماعت کی ایک ماضی اور ایک تاریخ ہے ہم خود رد بوٹی کی طرح نہیں۔ بعض ایسی جماعتیں جن کا ماضی معدوم ہے، بڑی تندہی اور تیزی سے کام کر رہی ہیں مگر ہم ہیں کہ غفلت کا شکار ہیں۔ مولانا نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ وقت کی نزاکت کو پہچانیں اور رکن سازی کے لیے اپنی پوری توانائی صرف کر دیں۔

تمام کارکنوں نے مولانا کو یقین دلایا کہ وہ انشاء اللہ اس بارے میں کسی ڈویژن سے بھی پیچھے نہیں رہیں گے اور رکن سازی کے کام کو بڑے منظم طریق سے سرانجام دیں گے۔ اجلاس کے آخر میں تینوں اضلاع کے لیے رکن ساز کمیٹیوں کا اعلان کیا گیا۔

ضلع رحیم یار خان

مولانا غلام ربانی صاحب مکی مسجد، قاری حماد اللہ صاحب مکی مسجد... مولانا رشید احمد لدھیانوی مکی مسجد، مولانا مطیع الرحمٰن صاحب خان پور، مولانا عبدالصمد صاحب مدرسہ جامعہ رشیدیہ نزد ٹیلی فون ایکسچینج صادق آباد، مولانا بشیر احمد صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم لیاقت پور۔

ضلع بہاولپور

خان غلام سرور خاں مچھلی بازار بہاولپور، محمد یاسین صاحب مچھلی بازار، حاجی سیف الرحمٰن صاحب مچھلی بازار بہاولپور، محمد عبداللہ قریشی ایڈووکیٹ احمد پور شرقیہ مولانا غلام حسین صاحب احیاء العلوم حاصل پور، عبدالستار صاحب ہمدانی ایڈووکیٹ خیرپور ٹامیوالی۔

ضلع بہاولنگر

تحصیل منچن آباد مولانا محمد رفیق صاحب، تحصیل بہاولنگر راؤ عزیز الرحمٰن صاحب، تحصیل چشتیاں مولانا بشیر احمد شاد، تحصیل ہارون آباد مولانا محمد قاسم قاسمی، تحصیل فورٹ عباس مولانا حافظ رشید احمد صاحب۔ تینوں اضلاع کی کمیٹیوں کے لیے ہر ضلع کا ایک ایک کنوینر مقرر کیا گیا۔

ضلع بہاولنگر، مولانا بشیر احمد شاد چشتیاں، ضلع بہاولپور، خان غلام سرور خان صاحب مچھلی بازار... بہاولپور۔ ضلع رحیم یار خان مولانا غلام مصطفےٰ صاحب نصیر آباد براستہ صادق آباد۔

دعائے صحت کے لیے اپیل

مولوی محمد ذکریا صاحب، نوبکلی امیر جمعیت علمائے اسلام شو نگرہ ترناب تحصیل چارسدہ بیمار ہیں۔ جُملہ اکابرین و احباب سے درخواست ہے کہ امیر صاحب مذکور کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو دین کی خدمت کے لیے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

افسوسناک قتل

گُردڑ لعل عین میں چودھری نذیر ملازم ریلوے کو غنڈوں نے بر سرِ اقتدار قتل کر دیا گیا۔ کسی آدمی کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ ملزمان کو پکڑ سکے۔ ملزمان فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ چودھری نذیر نہایت شریف انسان تھا۔ دوسرے دن تمام شہر کروڑ میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ شہریوں نے جلوس نکالے اور پولیس کے خلاف نعرے بازی کی اور تھانے پر پتھراؤ کیا اور مطالبہ کیا کہ ملزموں کو گرفتار کیا جاوے اور ڈی ایس پی کی مداخلت پر ہجوم منتشر ہو گیا... ڈی ایس پی نے یقین دلایا کہ ایس ایچ او کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے گا۔ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے چودھری نذیر کی اظہارِ تعزیت کی گئی۔

کارکن، مرکز کی طرف سے دیے جانے والے پروگرام پر سختی سے عمل کریں

میاں محمد عارف

جمعیت طلبائے اسلام پنجاب کے ضلعی کنوینر اور معاونین حضرات کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت طلبائے اسلام پاکستان کے مرکزی صدر میاں محمد عارف نے فرمایا کہ کارکن مرکز کی طرف سے دیئے جانے والے پروگرام پر سختی سے عمل کریں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کوئی بھی تنظیم اپنے مرکز سے دیئے گئے پروگرام سے ہٹ کر کامیاب نہیں ہو سکتی۔

انہوں نے پنجاب بھر سے آئے ہوئے شرکاء اجلاس کو ہدایت کی کہ جمعیۃ طلبۂ اسلام کو تنظیمی بنیادوں پر استوار کریں اور اپنے آپ کو تنظیمی اصولوں کا پابند بنائیں۔

تقریب حلفِ وفاداری

جمعیۃ طلبۂ اسلام پاکستان شکر گڑھ کے نو منتخب عہدے داروں کی تقریب حلفِ وفاداری مورخہ ۲۷ نومبر بوقت ۲ بجے دوپہر دفتر جمعیۃ طلبۂ اسلام واقع ریلوے روڈ منعقد ہوگی۔ مرکزی صدر جمعیۃ طلبۂ اسلام میاں محمد عارف عہدیداران سے حلف لیں گے۔

ضلعی کنوینرز متوجہ ہوں:

۱۔ جن اضلاع میں ابھی تک انتخابات نہیں ہوئے وہ فوری طور پر انتخابات کا انعقاد کریں۔ مزید تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی۔

۲۔ جن اضلاع میں انتخابات ہو چکے ہیں وہ اپنی معاونت سازی کی رقوم، معاونت سازی کی کاپیاں اور دستور کی دفعہ نمبر ۱۳ کے مطابق صوبائی مجلسِ عمومی کے اراکین کی فہرستیں بلا تاخیر مرکزی دفتر بھیجیں۔

(ناظم عمومی تنظیمی کمیٹی، جمعیۃ طلبۂ اسلام پنجاب)

قائد طلبہ کا دورہ!

جمعیت طلبۂ اسلام پاکستان کے مرکزی صدر میاں محمد عارف یکم دسمبر کو سکھر پہنچیں گے، ۲ دسمبر کو خان پور اور تین دسمبر کو ملتان میں کارکنوں سے خطاب کریں گے۔

جمعیت طلبۂ اسلام کے وفد کی میر صبح صادق کھوسو سے ملاقات

جے ٹی آئی بولان میڈیکل کالج کے ایک وفد نے زیر قیادت محمد سلیم دفاقی وزیر صحت سے ملاقات کی اور اپنے کالج کے مختلف مسائل ان کے سامنے پیش کیے۔ دفاقی وزیر نے وفد کو یقین دلایا اور کہا کہ آپ کے کالج کے مسائل انشاءاللہ حل کیے جائیں گے اور ان مسائل کے بارے میں چیف سیکرٹری اور سیکرٹری ہیلتھ سے کہونگا کہ وہ ان پر فوری اقدام کریں۔

عہدیداران جمعیۃ طلبۂ اسلام ضلع جہلم

۱۔ صدر، خواجہ عبدالجلیل
۲۔ نائب صدر، محمد اشفاق اعوان
۳۔ ناظم عمومی، شاہد احمد شیخ
۴۔ ناظم، منور اقبال چشتی
۵۔ ناظم نشر و اشاعت و اطلاعات: ذوالفقار احمد
۶۔ ناظم مالیات، حبیب الرحمن برکی۔

ضلع بہاولنگر کا انتخاب

۲۵ اکتوبر ۷۸ء کو ضلعی مجلسِ عمومی کا ایک اجلاس زیر صدارت ملک خلیل احمد اعوان صوبائی کنوینر منعقد ہوا، جس میں تمام شاخوں سے اڑتالیس ۴۸ ممبروں نے شرکت کی۔

انتخاب حسب ذیل ہے:

صدر : خالد وٹو صاحب
نائب صدر : محمد اقبال بھٹی
جنرل سیکرٹری : ذوالفقار احمد
جوائنٹ سیکرٹری : محمد اقبال
خازن : عبداللہ محمود
نشر و اشاعت : عاشق حسین عاصی

←

اپیل

عزمِ نو" اسلامی نظامِ تعلیم نمبر" کا مسودہ تیار ہو چکا ہے مگر مالی مجبوریاں اس کی اشاعت میں حائل ہیں، کیونکہ ہماری توقعات کے برعکس اس کی ضخامت ۶۰۰ صفحات سے تجاوز کر چکی ہے اور ابھی مزید مضامین کی آمد جاری ہے۔ بہرکیف یہ پاکستان کی تاریخ میں ایک منفرد حیثیت کا حامل ہو گا کیونکہ اس کے لکھنے والوں میں نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان، سعودی عرب، مصر، شام، ابوظہبی اور برطانیہ کے نامور مفکرینِ تعلیم اور علماء کرام شامل ہیں۔

مخیر حضرات سے **اپیل** ہے کہ وہ اس سلسلے میں مالی تعاون فرمائیں۔ عطیات اور اشتہارات زیادہ سے زیادہ تعداد میں درج ذیل پتہ پر بھجوائیں یا براہ راست اکاؤنٹ نمبر ۳۷۹۶ حبیب بینک محلہ سوداگراں برانچ چوک انارکلی لاہور میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مدیر "عزمِ نو" ۴/بی۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور

اسلامی نظامِ تعلیم نمبر

عزمِ نو "اسلامی نظامِ تعلیم نمبر" کا ساتھی بڑی بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں "

ہمیں اس کا پوری طرح احساس ہے لیکن مضامین کی آمد میں تاخیر اور دیگر وجوہات کی بنا پر اسلامی نظامِ تعلیم نمبر دسمبر کے آخری ہفتہ میں اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ منصۂ شہود پر آئے گا۔ تاہم اسلامی نظامِ تعلیم نمبر سے پہلے عزمِ نو کا ایک عام شمارہ شائع ہو رہا ہے جو جلد ہی سب ساتھیوں کے پاس پہنچ جائیگا :

ادارہ عزمِ نو" ۴/بی۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور

دارالعلوم اور مسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط خوشخط جامع مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں۔ ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جو کاغذ کے ہر دو اطراف طویل اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اس پتہ پر بھیجیں: شعبہ دارالعلوم و مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

غلط توجیہات

مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۷۸ء نوائے وقت کے کالم قارئین کی رائے میں جناب نعیم صدیقی صاحب کا ایک مراسلہ پڑھا جو میاں عبدالرشید صاحب نے نوائے وقت کے کالموں میں سید احمد شہید بریلوی اور شاہ اسمعیل شہید دہلوی کی تحریک کے متعلق حقائق کو مسخ کرتے ہوئے ایک طویل مضمون لکھا۔ ان کے جواب میں قاری نورالحق قریشی صاحب نے اپنا نقطۂ نگاہ پیش کیا۔ نعیم صدیقی صاحب نے قاری نورالحق قریشی کے جواب میں ایک مراسلہ تحریر کیا جس سے یہ ثابت کرنا ہے کہ سید احمد بریلوی اور شاہ اسمعیل دہلوی رحمۃ اللہ علیہم کی تحریک عین اسلامی تحریک نہ تھی اور یہاں تک کہ ان کی شہادت کو غیر شرعی شہادت ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی۔

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ میاں عبدالرشید اور نعیم صدیقی جیسے پڑھے لکھے حضرات اسلامی اصطلاحات کے متعلق ایسی غلط توجیہات کریں جن کا شرعی نقطۂ نظر سے دور کا بھی واسطہ نہ ہو۔ جہاد اور شہادت یہ خالص شرعی اصطلاحات ہیں اور ان اصطلاحات کا جاننا اور استعمال میں لانا محض لکھے پڑھے الفاظ کو نقل کرنے سے حاصل نہیں ہو جاتا، بلکہ پورے اسلامی ماخذ تفسیر حدیث و فقہ کی واقفیت کے بعد ہی حاصل ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں صدیقی صاحب نے عامر عثمانی کی رائے جو "نقشِ حیات" کی عبارت سے متعلق ہے، نقل کی ہے۔ نقشِ حیات کی عبارت کو بار بار پڑھنے سے قطعاً یہ رائے قائم نہیں کی جاسکتی کہ سید احمد شہید کی تحریک غیر اسلامی تحریک تھی حالانکہ نقشِ حیات میں مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے ہندوؤں کا مقصد انگریزی اقتدار کے متعلق بیان کیا ہے۔ اس مقصد میں اگر وہ کسی اسلامی تحریک کا ساتھ دیتے ہیں تو اسلامی تحریک کا غیر شرعی تحریک ہونا کیسے سمجھا جاسکتا ہے۔

اب عامر عثمانی کی عبارت (جس نے اسلام کے مفہوم کو غلط رنگ دیا ہے) سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام محض روحانیت کے مجموعہ کا نام ہے حالانکہ اسلام کا دیگر مذاہب سے تقابل کرتے ہوئے دیکھا جائے تو اس کی امتیازی شان صرف یہ ہے کہ انسان کی مادی اور روحانی ضروریات کو پورا کرنے والا صرف اسلام ہے، نیز عامر عثمانی کا یہ کہنا کہ مادی پریشانیوں کو رفع کرنے کے لیے غیر ملکی حکومت کے خاتمے کی کوشش کرنا ذرا بھی مقدس نصب العین نہیں ہے کیسے صحیح ہوسکتا ہے جب کہ اللہ کی حاکمیت قائم کرنے کے لیے کفر کے ہر شعبہ ہائے حیات سے مقابلہ کرنا مقدس نصب العین ہے اور اس مقابلہ میں مرجانا عین شہادت ہے، نیز مقابلہ کے لیے کوشش کرنا باعثِ اجر و ثواب ہے۔

(غلام اکبر سلیمانی مکان نمبر ۶۳/۷ الف
چوک رنگ محل، لاہور)

بلدیہ چشتیاں توجہ دے

میں آپ کے جریدے کی وساطت سے بلدیہ چشتیاں کے احکام کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ کئی ماہ سے چمن بازار چشتیاں کی حالت قابلِ رحم ہے۔ جگہ جگہ سڑک پر گڑھے پڑے ہوئے ہیں۔ پانی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ سٹریٹ لائٹ نہ ہونے کے برابر ہے۔ گندا اور بدبودار پانی ہر وقت بازار میں کھڑا رہتا ہے جس سے مچھر بہت پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لیے بلدیہ چشتیاں سے التماس ہے کہ ان مسائل کی طرف فوری توجہ دے کر ان کا ازالہ کریں۔

(اعجاز منور چوہدری،
چوہدری کلاتھ ہاؤس، چمن بازار
چشتیاں، ضلع بہاولنگر)

پکی سڑک بنائی جائے!

اسٹیشن لودھراں سے شیر شاہ براستہ شجاع آباد سوائے ریلوے کے اور کوئی آمد و رفت کا ذریعہ نہیں ہے۔ پسنجر گاڑیوں کے لیٹ ہونے کی وجہ سے علاقے کے لوگوں کے عدالتی کام اور دیگر کاروبار معطل ہو کر رہ گئے ہیں۔ حالانکہ شجاع آباد سے اسٹیشن ظریف شہید تک سولنگ کے آرڈر ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا۔

شجاع آباد سے لودھراں اور شجاع آباد سے بستی ملوک تک پکی سڑک بنائی جائے۔ شجاع آباد سے ملتان اور شجاع آباد سے جلال پور تک پکی سڑک کی مرمت کی جائے۔ ظریف شہید سے مخدوم عالی براستہ کوٹلی نجابت سولنگ سڑک بن رہی ہے، لیکن رفتار سست ہے۔ حکامِ بالا سے مطالبہ ہے کہ ایکشن لیا جائے۔

(نظام الدین، رشید احمد، محمد ارشد بیگ
شجاع آباد، ضلع ملتان)

سینٹری انسپکٹر کو تبدیل کیا جائے

چشتیاں میونسپل کمیٹی میں سینٹری انسپکٹر شیخ افتخار احمد عرصہ دراز سے تعینات ہے۔ ایک مرتبہ اس کا تبادلہ بہاولنگر ہوا تھا تو عدالت میں دعویٰ کر کے چشتیاں آگیا کہ اس کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ لوکل باڈیز کے قانون کے مطابق سینٹری انسپکٹری کے تبادلے نہیں ہو سکتے۔ مگر اس سے اہالیانِ چشتیاں کا کیا قصور ہے کہ ان کے لیے یہ سزا ہے کہ شیخ افتخار احمد ہی چشتیاں میں متعین رہے، کیونکہ اس کی کارکردگی کا یہ عالم ہے کہ شہر میں صفائی کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ اکثر خاکروب اپنی ڈیوٹی درست نہیں دیتے ہیں۔ جب کوئی محلہ دار کہتا ہے کہ صفائی درست طور پر کرو تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ تنخواہ سے افسرانِ متعلقہ صفائی خصوصاً سینٹری انسپکٹر کو کچھ حصہ محض اسی بناء پر دیتے ہیں کہ کام نہ کرنا پڑے۔ بلکہ یہ عملہ صفائی محض اس سینٹری انسپکٹر کی دھاندلیوں کی وجہ سے بیکار محکمہ ہو کر رہ گیا ہے۔

درست حقائق معلوم کرنے کے لیے ضروری.

ہے کہ پہلے اس سینٹری انسپکٹر کو فوری طور پر چشتیاں سے تبدیل کیا جائے تو داستانیں سامنے آئیں گی مگر یہ شخص اپنے مخصوص ہتھکنڈوں سے حقائق سامنے نہیں آنے دے گا۔

ادویات جو شہر میں سپرے وغیرہ کے لیے لائی جاتی ہیں کبھی ان کا استعمال نہیں ہوتا۔ ہر طرح سے یہ سینٹری انسپکٹر شیخ افتخار احمد میونسپلٹی چشتیاں پر بوجھ اور بابائے چشتیاں کے لیے ایک ناسور بن کر رہ گیا ہے۔ اس کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے۔

چند روز کی بات ہے کہ میں نے بلدیہ میں جا کر محلہ میں صفائی کے متعلق بات کی اور کہا کہ علاقہ میں گندگی کے ڈھیر کئی کئی روز تک پڑے رہتے ہیں، تو وہ بجائے اس کے کہ میری تسلی کی جاتی گالی گلوچ پر اُتر آئے اور یہاں تک جسارت کی کہ کہا کہ . . . داڑھیاں رکھ کر آ جاتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔

یہ چشتیاں میں عوام کی سہولت کے لیے بلدیہ نے ملازم رکھا ہے یا لوگوں کی توہین کرنے پہ مقرر کیا ہے۔ حالات گواہ ہیں کہ افسران کمیٹی بھی اس کو کنٹرول کرنے میں بے بس ہیں کیونکہ وہ تبدیل ہو جاتے ہیں اور یہ ابتداء سے یہیں ہے۔

اس قسم کے مسائل ہر بلدیہ میں اس شعبہ نے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ اس لیے قانون میں ترمیم کر کے اس پوسٹ کو قابل ٹرانسفر بنایا جائے . . . سینٹری انسپکٹر شیخ افتخار احمد کو فوری طور پر معطل کر کے کھلی انکوائری کی جائے۔

(نیاز احمد شاد، چشتیاں رابطہ سیکرٹری انجمن تاجران جنرل مرچنٹ اینڈ بک سیلرز چشتیاں)

جلال پور پیر والہ کے مسائل

ہم ہفت روزہ ترجمانِ اسلام کی وساطت سے بلدیہ جلال پور پیر والہ کی توجہ ان مسائل کی طرف دلانا چاہتا ہوں:

۱۔ واپڈا کے ملازمین نے تاحال بجلی کے بل عوام میں تقسیم نہیں کیے۔ ذمہ دار آفیسر توجہ نہیں دیتے، ہدایت فرمائی جائے۔

۲۔ حدود کمیٹی کے اندر غلاظت کی فراوانی اور شارعِ عام کے کناروں پھٹاؤ سے گڑھوں کی افراط ہموار کرائی جائے۔ اور فرش مکمل کیا جائے۔ آڑھوں کے باہر لکڑیاں سڑک کو بند کیے ہوئے ہیں، اٹھوائی جائیں۔

۳۔ لاڑیں سے جلال پور پیر والہ تک سڑک ٹوٹی پھوٹی ہوئی ہے، اسے مرمت کیا جائے تاکہ عوام کی مشکلات دور ہو جائیں۔

(خدا بخش فاروقی، عبدالرحمن، رشید احمد یزدانی)

تمپ و مند میں بجلی پہنچائی جائے!

گذارش ہے کہ بلوچستان کے اکثر علاقے ایسے ہیں جو بجلی سے محروم ہیں اور بلوچستان کے مغربی علاقوں میں گرمی کے موسم میں بہت سخت گرمی ہوتی ہے جس کی وجہ سے بہت آدمی بیمار ہوتے ہیں۔ خاص کر تحصیل تمپ سے لے کر تحصیل مند تک بجلی نہیں ہے۔ براہ کرم ان تحصیلوں تک بجلی پہنچائی جائے۔

(عوام تحصیل تمپ و مند

(کئی افراد کے دستخط

جمعۃ المبارک اور فلم

اس عنوان سے جناب محراب خاں یکرا پیڑی کراچی نمبرا کا مراسلہ نظر سے گذرا۔ جناب کیا کیا جائے۔ اس ملک کا تو اللہ ہی حافظ ہے۔ مالکان سینما گھر اپنے آپ کو سب سے بڑا مسلمان سمجھتے ہیں۔ بقول شخصے ؎

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

رُوئے زمین پر تمام مسلمان بستی بستی، قریہ قریہ، شہر شہر اکھٹے ہو کر جمعہ کے دن فضل خداوندی طلب کرتے ہیں اور یہ مالکان سینما گھر خاص طور پر جمعۃ المبارک کو قہرِ خداوندی کو دعوت دیتے ہیں۔ خصوصی طور پر اس دن نئے نئے بورڈ لگائے جاتے ہیں، نئی نئی فلموں کی تبدیلی اسی دن عمل میں آتی ہے۔ دیواروں پر جمعۃ المبارک کے مقدس نام سے فلموں کی مشہوری کی جاتی ہے۔

حکومت نے جمعۃ المبارک تعطیل عام کر کے اس کی اہمیت کو یوں بحال کیا ہے کہ مسلمان نہا دھو کر اور تمام مصروفیات سے فارغ ہو کر اپنے خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوں اور تمام ہفتے بھر کے گناہوں سے توبہ تائب ہوں، مگر برعکس اسی کے مالکان سینما گھر خصوصی طور پر اسی دن گناہوں کے بازار گراں کا انتظام اور انصرام فرماتے ہیں، اور مخلوق خدا کو دعوت گناہ دیتے ہیں۔

خدارا کچھ تو غیرت کیجئے اور خاص طور پر اس مملکت پاکستان کے سادہ لوح اور ان پڑھ عوام کو اس قعرِ مذلت میں دھکیلنے کے اسباب مہیا کرنے سے اجتناب برتئے۔

(ماسٹر محمد عبداللہ، ناظم ارشاد المسلمین، چاندنی چوک کہروڑپکا (ضلع ملتان)

مراسلہ نگار توجہ فرماویں

ایڈیٹر کے نام مراسلات کے صفحہ پر صرف وہی مراسلات شائع کیے جاتے ہیں جو مختصر صاف اور کاغذ کی ایک طرف لکھے گئے ہوں۔

خاص اعلان

"شہر شہر سے" کے صفحات میں صرف وہی خبریں اور کارروائیاں شائع کی جاتی ہیں جو مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے لیٹر پیڈ پر لکھی گئی ہوں۔ نیز یہ کہ آخر میں امیر، ناظم عمومی یا ناظم نشریات کے دستخط اور جمعیۃ کی مہر ثبت ہونا ضروری ہے۔ سادہ کاغذ پر اور بغیر دستخط و مہر کے کوئی خبر، انتخاب اور کارروائی شائع نہیں کی جائیگی۔

پبلشرز مولانا عبیداللہ انور، پرنٹر الٰہی بخش، مطبع کاسمو پرنٹرز، ۴۸۰ موری گیٹ لاہور

مدرسہ عربیہ ضیاء القرآن (رجسٹرڈ)

متصل جامعہ مسجد اللہ والی نزد بلاک شاہ جھنگ صدر

مدرسہ ہذا عرصہ پندرہ سال سے علاقہ میں دینی، تدریسی، اصلاحی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ مدرسہ میں حفظ و ناظرہ سے موقوف علیہ تک پڑھانے کا بہترین انتظام ہے۔ مدرسہ میں تقریباً یک صد مقامی و بیرونی طلبہ زیر تعلیم ہیں جن میں سے پندرہ مسافر طلبہ کے رہائش و خوراک کا مدرسہ کفیل ہے۔ دو فاضل و قابل اساتذہ انتہائی محنت سے طلبہ کو پڑھاتے ہیں۔ درجہ کتب میں مولانا محمد ولی اللہ صاحب اپنے مخصوص انداز سے پڑھاتے ہیں۔

مدرسہ ہذا میں اب بھی داخلہ کی گنجائش ہے جلد رجوع فرمائیں۔

اپنے عطیات، صدقات، زکوٰۃ، خیرات

دیتے وقت مدرسہ کو ذہن میں رکھیں

منجانب:- اراکین انجمن جامع مسجد اللہ والی و مدرسہ ہذا جھنگ صدر

ہم ملتِ اسلامیہ کے بطلِ جلیل مفکرِ اسلام حضرت

مولانا مفتی محمود مدظلہ کو خراجِ تحسین و تبریک پیش کرتے ہیں

جنہوں نے مسلسل علالت و پیرانہ سالی کے باوجود اپنی شبانہ

روز محنت سے ملک کو اسلام کے نظامِ عدل کے نفاذ کی

منزل کے قریب کر دیا ہے ہم اہلِ پاکستان سے اپیل

کرتے ہیں کہ پیرِ طریقت حضرت مولانا عبید اللہ درخواستی مدظلہ

اور مفکرِ اسلام مفتی محمود مدظلہ سے عملی تعاون فرمائیں اور جمعیۃ علماء اسلام کی

موجودہ رکنیت سازی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں!

المشتہر: مفتی عبد الحکیم محلہ شیخ لاہوری جھنگ صدر

ضرورت قاری

ایک خوش الحان محنتی و تجربہ کار قاری کی فوری ضرورت ہے۔ باتی بیت کے قاری کو ترجیح دی جائے گی۔ قابلیت و تجربہ کے مطابق انتہائی معقول تنخواہ دی جائے گی:

منجانب

صوفی محمد روشن جنرل سیکرٹری

انجمن انوار الاسلام جامع مسجد تقویٰ جھنگ شہر

اگر آپ کو اپنے رہنماؤں کے دورہ کے لیے یا شادی یا دیگر تقریبات کے سلسلے میں کرایہ پر

"کارواں" کی ضرورت پیش آئے تو

ہماری خدمات حاصل کریں،

ہم انشاء اللہ مناسب دام پر بہترین سروس مہیا کریں گے۔

چوہدری محمد عقیل سیکرٹری
نشر و اشاعت جمعیۃ ضلع جھنگ

و

کنوینر ضلعی تنظیمی کمیٹی بستی رسول پورہ، جھنگ صدر

ہر قسم کے پیچیدہ زنانہ و مردانہ علاج کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں۔ نیز دمہ، کھیرا، کھانسی کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔

حکیم سید محمد ذکریا امیر جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال شہر۔ مطب محمدیہ جناح چوک ساہیوال

الطاف حسین

سرکولیشن مینجر

جھنگ، بھکر، سرگودھا کے دورہ پر ہیں۔

صحت بخش، لذیذ و خوش ذائقہ کھانوں اور لذیذ چائے کے لیے ←

راحت کدہ

مناسب دام، عمدہ سروس

نیز آرڈر پر پکوان اور پارٹیوں کیلئے ہم سے رابطہ کریں!

پروپرائٹر:-
چوہدری محمد اکرم
جنرل بس سٹینڈ جی ٹی روڈ اوکاڑہ
فون نمبر ۲۲۵۵-